حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

بے نظیر آیات اور آپ کے بے مثل معجزات

پروفیسر غلام نبی مسلم۔ ایم۔ اے

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی

بے نظیر آیات اور آپ کے بے مثل معجزات

پروفیسر غلام نبی مسلم ۔ ایم ۔ اے

اسلامی مشن سنت نگر ، لاہور

تمہید

معجزہ وہ خرقِ عادت جو نبی سے ظاہر ہو۔ اعجاز یا کرشمہ جو حیرت میں ڈال دے۔ اس لئے وہ محیر العقول کارنامہ ہوتا ہے۔ جو کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کسی نبی مرسل سے صادر ہوتا ہے۔ انسانی فہم سے بالا اور انسانی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ قدرت کا یہ عجوبہ ہوتا ہے۔ جو کہ خداوند تعالیٰ اپنے کسی نبی کے لئے یا اس کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک اژدھا بن گیا۔ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کی چتا گلزار بن گئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھروں کا سلام کرنا۔ آپ سے لکڑی کے ستون کا گفتگو کرنا۔ ہفت افلاک کی سیر کرنا۔ اور چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیماروں کو تندرست کرنا اور اندھوں کو بینا کر دینا۔ اور مُردوں کو زندہ کرنا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کا ہوا میں اڑنا۔ اور پرندوں سے باتیں کرنا بعض لوگوں کا یہ خام خیال ہے کہ ہر نبی کے لئے صاحب معجزہ ہونا لازمی ہے۔ بلکہ حقیقت اس سے الٹ ہے۔ ہر نبی کے لئے معجزہ ضروری نہیں۔ بہت سے ایسے انبیاء کرام ہوئے۔ جو کہ معجزہ دکھلانے سے عاری تھے۔ مثلاً

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام، حالانکہ یہ حضرات بڑے اولوالعزم اور ذیشان

مسلمہ نبی تھے۔ لیکن صاحب معجزہ نہیں تھے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ زمانہ کے اقتضاء کے مطابق نبی کو معجزہ عطا ہوتا ہے۔ تاکہ انہی زمانہ کے لوگوں کو جو کہ نبی کا انکار کرتے تھے۔ قائل کیا جائے۔ متعلقہ نبی یا رسول کی تائید کی جائے۔ تاکہ اس کی نبوت تصدیق ہو سکے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو زوروں پر تھا۔ جادوگروں کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ آپ کا عصا سانپ بن گیا۔ اور جادوگر جو سوانگ تیار کر لائے تھے۔ جو کہ لوگوں کی نظروں میں حرکت کرتے نظر آتے تھے۔ ان سب کو نگل گیا۔ جادوگر اور دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ یہ عجوبہ دیکھ کر جادوگر اللہ تعالےٰ پر ایمان لے آئے اور سجدہ میں گر پڑے۔ مگر فرعون جس کے لئے یہ معجزہ دکھلایا گیا۔ ایمان نہ لایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں یونانی حکمت اور فلسفہ کا دور تھا۔ بڑے بڑے نامور حکیم یونان میں پیدا ہوئے۔ ان کا سکہ رواں تھا۔ اس لئے حضرت مسیح کو بیماروں کو تندرست کر دینا۔ مُردوں کو زندہ کرنا اور خبیث ارواح کو نکالنے کے معجزے دیئے گئے۔ مگر بنی اسرائیل میں سے جن کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ کوئی ایمان نہ لایا۔

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی جن پر نبوت اور وحی ختم کر دی گئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت فصاحت و بلاغت کلام کا بہت چرچا تھا۔ اس لئے آپ کو سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم کی شکل میں دیا گیا۔ اور خدا کی طرف سے اس زمانہ کے لوگوں کو للکارا گیا۔ کہ آؤ اور اس کے برابر چند سورتیں بنا کر پیش کرو۔ مگر بڑے بڑے فصیح و بلیغ لسان العرب ہیچ

ہو گئے اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ ایک آیت بھی قرآن مجید کے مقابلہ میں پیش کر سکے۔ اور یہ چیلنج اقوام عالم کے نام ابھی تک قائم و دائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ انسان چاند پر پہنچے گا۔ چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل کے لئے بھی آخری نبی تھے۔ آپ کے ایک اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ اسی طرح شجر و حجر آپ کو سلام کہتے تھے۔ چرند و پرند کی زبان آپ سمجھتے تھے۔ اگر ایک طرف لکڑی کا عصا، موسیٰ کے لئے اژدہا بنا دیا گیا۔ تو دوسری جانب ایک لکڑی کا ستون حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متوقع فراق میں آہ و زاری کی اور سسکیاں لینے لگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وجہ دریافت کی اور اس کو تسلی دی۔ پھر اسے دفن کروا دیا۔ اگر ایک طرف سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا میں منزلیں طے کرتا چلا جاتا تھا۔ تو دوسری طرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کروائی گئی۔ اور حضورؐ پر نور کی عرش معلیٰ تک رسائی ہوئی۔

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام نے بیماروں کو تندرست کیا ہم اس کو مانتے ہیں۔ لیکن [redacted]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے بیماروں کے مرض کو دور کر دیا۔ چند ایک کے نام نامی احادیث مستند میں آئے ہیں۔ مثلاً

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سانپ ڈس گیا۔ آنحضورؐ

نے اپنا لعب دہن اس مقام پر لگایا۔ وہ ٹھیک ہوگئے اور دکھ درد
جاتا رہا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ کو آشوب چشم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ آنکھیں روشن ہوگئیں
حضرت ہلال سخت بیمار تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت
کو گئے۔ ران پر دم کیا۔ وہ تندرست ہوگئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اندھوں کو بینا کیا۔ مسلمان بھی ان
کے اس اعجاز کو مانتے ہیں۔ اندھے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک
ظاہری ایک باطنی۔ ظاہری کی آنکھیں قدرتی طور پر بند ہوتی ہیں۔
جب کہ باطنی اندھا حقیقت کائنات اور خدا کا منکر ہوتا ہے
حضرت عیسیٰ المسیح علیہ السلام کے زمانہ میں بے شمار باطنی اندھے تھے
انہوں نے آپ کی آواز کو نہ سنا۔ اور آپ کی شان نبوت کو نہ پہچانا
صرف بارہ عدد آدمی آپ پر ایمان لائے۔ باقی انکار کر گئے۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی بے شمار باطنی اندھے
تھے۔ لیکن ان میں سے لاکھوں آپؐ پر ایمان لے آئے۔ اور
ان کا باطنی اندھاپن دور ہوا۔ چنانچہ حج الوداع کے موقعہ پر ایک
لاکھ چوالیس ہزار اصحاب کبارؓ جو کہ ایک طرح سے جاں نثار حواری
تھے۔ آپؐ کے ساتھ حج سے بہرہ ور ہوئے۔

رہا ظاہری اندھے موجودہ زمانہ میں آنکھوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر
روزانہ دنیا میں صدہا اندھوں کی آنکھوں کے اپریشن کرتے ہیں اور
ان کو بینا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا۔ کہ آخری زمانہ
میں انسان علم طب و جراحت میں اس قدر ترقی کر جائے گا۔ کہ وہ

آنکھوں کے اوپر جو نابینائی کا پردہ آ جاتا ہے۔ اس کو بذریعہ اپریشن دور کر دے گا۔ اور اندھے کو یا اندھے ہونے والے کی آنکھوں کو روشن کر دے گا۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ کمال خداوند تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا کہ وہ بلا اپریشن اندھے کو بینا کر دیتے تھے، اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کوڑھیوں کو چنگا کر دیتے تھے زمانہ حال میں ہر ملک میں لیپرز ہاؤس حکومت متعلقہ نے کھول رکھے ہیں۔ وہاں کوڑھیوں کا علاج ہوتا ہے۔ اور بہت سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہ طاقت عطا کی گئی تھی۔ کہ وہ بلا علاج صرف جھاڑ پھونک کر کوڑھی کو تندرست کر دیتے تھے۔

کتب مقدسہ سے یہ ثابت ہے کہ جو معجزہ ایک نبی کے لئے اس کی تائید میں خداوند تعالیٰ نے عطا کیا۔ وہ معجزہ کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کی چتا گلزار بن گئی۔ کسی اور نبی کو یہ شرف حاصل نہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک اژدھا بن گیا۔ کسی دوسرے نبی کو یہ اعجاز نہ دیا گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پرند و چرند کوہ و کوہسار اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے۔ کسی دوسرے پیغمبر کو یہ شان نصیب نہ ہوئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا اٹھائے پھرتی تھی۔ دن اور رات کی منزلوں کو چند گھڑیوں میں طے کر لیتا تھا۔ مگر کسی اور نبی کو یہ اعزاز حاصل نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نصیب ہوا۔ ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ عرش معلیٰ تک رسائی ہوئی۔

آپ کے لئے چاند کے دو ٹکڑے کردیئے گئے۔ آپ پر بے مثل قرآن اترا جو کہ اب بھی اسی طرح موجود ہے۔ جس طرح نازل ہوا اور قیامت تک اسی طرح رہے گا۔ کسی اور نبی کو نہ معراج نصیب ہوا اور نہ اس کے لئے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ دیگر انبیاء کرام پر مقدس کتب اور صحیفے نازل ہوئے مگر وہ تمام ردو بدل ہو چکے ہیں۔ اس طرح ان کی اصلیت ختم ہو گئی ہے۔

عیسائیوں نے تو اعلان کر دیا ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح پر کوئی انجیل وغیرہ کتاب بذریعہ وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ لیکن قرآن کریم اپنی آب و تاب کے ساتھ موجود ہے اور قیامت تک رہیگا۔

لیکن اگر یہ کہا جائے کہ یہ پیغمبر اپنے خاص معجزہ کی بنا پر سب سے بڑھ گئے۔ یا سب پر فضیلت لے گئے۔ تو بالکل بے بنیاد بات ہو گی۔ بلکہ فضول ہو گی۔ جس طرح ذیل کا شعر زبان زدِ عام ہے،

ع۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ہر پھول کا رنگ اور اس کی خوشبو نرالی ہوتی ہے۔ لیکن کسی پھول کو صرف رنگ و بو کی وجہ سے ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ یہی حال رسولوں اور پیغمبروں کا ہے۔ ہر ایک کا معجزہ علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ معجزہ ہر نبی کے لئے ضروری نہیں ہوتا جن نبیوں کو من جانب اللہ معجزات عطا ہوئے۔ وہ ان کی نبوت کی تائید میں تھے۔ ذاتی جوہر نہ تھے۔ بلکہ خداداد تھے اسی طرح جو خاص معجزہ کسی نبی کو عطا ہوا۔ وہ دوسرے کو بالکل نہیں دیا گیا۔ اس لئے محض معجزات باعث فضیلت نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اور اسباب بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے من حیث الکل اندازہ لگایا جاتا ہے ⁂

باقی رہا مردوں کا زندہ کرنا گو یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے مخصوص تھا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر نبی ایسا نہیں کر سکتے تھے بلکہ بعض نبیوں کو یہ طاقت حاصل تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے بھی بعض اوقات مُردے زندہ کئے۔ حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رح نے ایسی کرامت دکھلائی

؎ حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس رسالہ میں پروفیسر غلام نبی مسلم نے عیسائی پادریوں کے اس بے بنیاد اور لغو دعوے کو کہ پیغمبر اسلام صلعم سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا۔ دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔ اور بہت سی پیش گوئیاں اور معجزات پیش کئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئیاں بھی کیں اور اللہ تعالے کے حکم سے معجزات بھی دکھلائے۔

اختر احسن

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی

بے نظیر آیات اور آپؐ کے بے مثل معجزات

برصغیر پاک وبھارت میں مسیحی پادریوں نے اپنی جہالت یا حسد وعناد کی بنا پر سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے متعلق جس جہالت، لاعلمی یا تعصب کا مظاہرہ کیا اور کر رہے ہیں۔ اس کی بنیاد آج سے ڈیڑھ صدی قبل پادری فنڈر نے اپنی تصنیف "میزان الحق" میں رکھی۔ چنانچہ یہاں ہم انہی کے الفاظ میں میزان الحق باب پنجم سے ایک پورا اقتباس ھدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

پادری فنڈر کا متضاد بیان

"کسی آدمی کو فی الحقیقت نبی ثابت کرنے کے لیے ہرگز ضروری نہیں کہ اس کو صاحب معجزات بھی ثابت کیا جائے۔ بہت سے نبی معجزات کی قدرت کے بغیر آئے۔ اور برعکس اس کے بعض آدمیوں نے جو نبی اور رسول ہو کر نہیں آئے تھے۔ معجزہ نما کام کئے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ کے ایام میں مصری جادوگروں نے ایسے کام کئے جو

اس ملک کے مشرکوں کی نظر میں حضرت موسیٰؑ کے معجزات کی مانند تعجب خیز وحیرت انگیز تھے۔ (خروج ۷: ۱۰-۱۳-۲۲-۸: ۷ و ۱۸)

علاوہ بریں ہم کو یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جھوٹے نبی معجزات دکھائیں گے (مرقس ۱۳: ۲۲، متی ۲۴: ۲۴ مکاشفہ ۱۶: ۱۳، ۱۴، ۱۹)

خاص کر وہ ایک جو آنے والا ہے۔ جس کو مسلمان دجال کہتے ہیں۔ سچے نبیوں میں سے بہت ہی تھوڑوں نے معجزات دکھائے ہیں۔ عہدِ عتیق میں حضرت موسیٰؑ سے پیشتر کسی نبی کا کوئی معجزہ مذکور نہیں۔ چونکہ حضرت موسیٰؑ نہ فقط ایک بڑا نبی تھا۔ بلکہ وہ ایک نیا الہام لانے والا تھا۔ اس لئے اسے چند معجزات کی قدرت عنایت ہوئی جن کا توریت میں ذکر پایا جاتا ہے۔ اس کے خدا کی طرف سے نئے الہام کے ساتھ آنے اور خدا کی طرف سے کلام کرنے کے ثبوت میں ان معجزات کی ضرورت تھی۔ ایلیا اور الیسع کو بھی قدرت عطا کی گئی۔ کیونکہ وہ ایسے زمانے میں تھے۔ جب کہ دینِ حق قریباً معدوم تھا۔ اور ان کا کام تھا کہ لوگوں کو پھر خدا کیطرف واپس بلائیں۔ لیکن ہم کو کہیں سے یہ آگاہی نہیں ملتی۔ کہ حضرت داودؑ، یرمیاہ اور دیگر بڑے بڑے انبیا کو معجزات کی قدرت ملی۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا (یحییٰؑ) جو کہ اپنے سے پہلے انبیاء سے بڑا تھا۔ (متی ۱۱: ۱۱، لوقا ۷: ۲۸) اس کے حق میں یہودیوں نے بظاہر سچ کہا تھا۔ کہ "یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا"

(یوحنا ۱۰: ۴۱)

لہٰذا صاف ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نازک موقعوں پہ یا نئے الہام کے ساتھ انبیائے عظام کو ان کی الٰہی نبوت ورسالت کے ثبوت

بہ معجزات کی قدرت بخشی۔

لیکن اگر حضرت محمدؐ کے دعاوی بابنیاد تھے تو آنحضرت خاتم النبیین تھے اور تمام انبیاء میں بزرگترین اور اہل عرب کی طرف مبعوث تھے۔ جن کی طرف پہلے کوئی نبی نہیں بھیجا گیا تھا۔ آنحضرت نے دعویٰ کیا کہ آپ پر بے نظیر وحی الٰہی نازل ہوا۔ جو پیشتر کے تمام وحی والہامات سے اعلےٰ و افضل تھا اور جو قرآن آپ پڑھ کر سناتے تھے۔ وہ آپ کو جرائیل فرشتے نے سنایا تھا۔ جو وہ شبِ قدر میں فلک الافلاک سے لایا تھا۔ جہاں خدا کے حکم سے لوحِ محفوظ پر مرقوم تھا۔ علاوہ بریں حضرت محمدؐ نے یہ دعویٰ بھی کیا۔ کہ آپ کا پیغام تمام بنی آدم کے لئے ہے۔ اس کے بعد وحی و الہام کا دروازہ بند ہے۔ لہٰذا اس عظیم الشان دعویٰ کی تائید کے لئے ضروری تھا۔ کہ آنحضرتؐ معجزات دکھاتے۔ لہٰذا آپ کا دعوےٰ سچا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) آنحضرتؐ نے کوئی پیش گوئی نہیں کی تھی۔ لہٰذا ہم دریافت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے کون سے معجزات دکھلائے۔"[5]

(میزان الحق حصہ سوم پادری فنڈر باب)

پادری کے بیان پر تبصرہ

ہم حقیقت پسند مسلم اور غیر مسلم بالخصوص مسیحی قارئین سے عرض گزار ہیں۔ کہ وہ معجزات اور آیاتِ بینات میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے

مقام پہ غور کرنے سے قبل ان تضادات اور مغالطات پر توجہ فرمائیں جو پادری فنڈر کی زیر نظر تحریر میں واضح ہیں۔ پادری فنڈر کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۔ کسی آدمی کو فی الحقیقت نبی ثابت کرنے کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ اس کو صاحب معجزات ثابت کیا جائے۔

۲۔ بہت سے نبی معجزات کی قدرت کے بغیر آئے۔

۳۔ بعض آدمیوں نے جو نبی و رسول ہو کر نہیں آئے تھے۔ معجزہ نما کام کئے ہیں۔ مثلاً موسےؑ کے زمانہ میں مصری جادوگر

۴۔ ہم کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جھوٹے نبی معجزات دکھائیں گے

۵۔ سچے نبیوں میں سے بہت ہی تھوڑوں نے معجزات دکھائے ہیں۔

۶۔ حضرت موسےؑ سے پیشتر نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ یوسفؑ وغیرہم نبیوں کا کوئی معجزہ مذکور نہیں۔

۷۔ خود موسیٰؑ کو صرف چند معجزات کی قدرت عنایت ہوئی

۸۔ حضرت داؤدؑ۔ یرمیاہ اور دیگر بڑے بڑے انبیاء کو معجزات کی قدرت نہ ملی۔

۹۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا (یحییٰؑ) اگرچہ اپنے سے پہلے انبیاء سے بڑا تھا۔ تاہم انہوں نے کوئی معجزہ نہ دکھایا۔

۱۰۔ اللہ تعالےٰ نے فقط نازک موقعوں پر یا نئے الہام کے ساتھ انبیاء عظام کو ان کی الہٰی نبوّت و رسالت کے ثبوت پر معجزات کی قدرت بخشی۔

۱۱۔ حضرت محمدؐ کا دعویٰ خاتم النبیین، جبریلؑ سے وحی پانے اور تمام انسانوں کے لئے رسول ہونے کا تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آنحضرتؐ معجزات دکھاتے۔ مگر آپ نے کوئی پیش گوئی نہیں کی۔ لہٰذا آپ کا دعوٰے نبوت سچا نہیں ہو سکتا۔

اسے کہتے ہیں تضاد۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱ و نمبر ۲

اصولی بات

انبیاء کے آنے کی غرض اسی قدر تھی کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کیطرف سے احکام لائے تاکہ ان کی پیروی کر کے لوگ بدی سے بچیں اور نیکی کی راہ اختیار کریں۔ اور اس طرح جہاں نسل انسانی میں اتحاد انصاف اور خیر خواہی بڑھے۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، رضا اور برکات سے بہرہ ور ہوں۔ معجزات کا دکھانا ان کا مشن نہ تھا۔ اور معجزے اس بات کی دلیلوں میں سے ایک دلیل تھے کہ وہ نبی اللہ کی طرف سے ہیں۔ مگر خالقوں نے ان معجزات کو اکثر رد کیا اور جو لوگ نبیوں پہ ایمان لائے۔ وہ معجزے دیکھ کر نہیں۔ تعلیمات کو سمجھ کر ایمان لائے۔ اور اگر بعض نبیوں نے معجزے دکھائے اور بعض نے نہ دکھائے۔ بعض نے کم دکھائے اور بعض نے زیادہ۔ تو محض اس سے ان کی نبوت اور درجوں میں فرق نہ پڑا۔ کیونکہ معجزوں کا دکھانا کسی نبی کے اپنے بس میں نہ تھا۔ اور نہ اسے قدرت تھی۔ کہ جس وقت چاہے معجزہ دکھا سکے۔ معجزہ کی قدرت کسی خاص وقت میں کسی نبی کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کے

اختیار میں تھا۔ کہ کس وقت کیسا معجزہ دکھائے۔ پھر دکھائے یا نہ دکھائے۔ یہ سب کچھ نبی کے اختیار سے باہر اور حکم و اجازتِ الٰہی سے ہوتا تھا۔

پادری صاحب نے اپنی تحریر میں جو حقائق بیان کئے ہیں۔ ان کی موجودگی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اصرار کرنا کہ دوسرے نبیوں کے لئے تو نہیں مگر آنحضرت صلعم پر لازم تھا۔ کہ اپنی نبوت کے ثبوت میں وہ ضرور پیش گوئیاں کرتے یا معجزے دکھاتے۔ ورنہ وہ نبی نہیں ہو سکتے۔ ان کے اپنے اصولوں اور حقائق کی موجودگی میں یہ مفروضہ عقل و دانش سے بعید ہے۔ اور کوئی معقول مسیحی بھی ان کی تائید نہیں کرے گا۔

اگر حضرت ابراہیمؑ۔ نوحؑ۔ اسحٰقؑ۔ اسماعیلؑ۔ یعقوبؑ (اسرائیل) یوسفؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ یوحنا ایسے عظیم اور ان سے پہلے بہت سے نبی معجزات نہ دکھانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ تو اپنی اعلیٰ تعلیم اور راہِ حق میں بے نظیر کامیابیوں کی موجودگی میں محض معجزات نہ دکھانے کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نبی نہ تھے۔ کیا محض پادری صاحب کے کہہ دینے سے کہ آنحضرتؐ معجزے نہ دکھانے کی وجہ سے نبی نہ تھے۔ حضور اکرمؐ کے دعوئ نبوت پر حرف آسکتا ہے؟ پھر جب پادری صاحب خود لکھ چکے ہیں۔ کہ معجزہ کسی شخص کی نبوت کی دلیل نہیں۔ کیونکہ کئی غیر نبیوں نے بھی معجزے دکھائے۔ اس صورت میں اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ اور دوسرے معجزے دکھانے والے لوگ معجزے دکھانے کے باوجود

سچے نبی تھے۔ کیونکہ ہر معجزہ دکھانے والا ضروری نہیں نبی بھی ہو۔ جیسا کہ مصری جادوگر نبی نہ تھے۔ بالخصوص جب کہ کئی غیر نبیوں نے مسیحؑ کی طرح معجزے دکھائے اور مسیحؑ کی متواتر ناکامی سے واضح ہے کہ اللہ کی مدد ان کے ساتھ نہ تھی۔ ان کے دشمنوں کے ساتھ تھی۔ اور مسیحؑ کی گریہ زاری بھی نہ سنی گئی۔ پادری صاحب نے معجزے کو جزو نبوت نہ ٹھہرا کر اور غیر نبیوں کے معجزے دکھانے کی تصدیق کر کے معجزات کی اہمیت ختم کر دی۔ پس جہاں ان کا آنحضرت صلعم کے بارے میں استدلال باطل ہو گیا۔ وہاں ہر معجزہ دکھانے والے نبی کی صداقت پر بھی پانی پھیر دیا گیا۔

اگرچہ پادری صاحب کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی کوئی دلیل نہیں۔ اس کے باوجود ہم پادری صاحب کو مایوس نہیں کریں گے۔ اور آئندہ سطور میں واضح کریں گے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیش گوئیاں کیں، نشانات دکھائے، معجزات پیش کئے۔ اور تائید الٰہی سے اپنی ہی زندگی میں حق کو غالب کیا۔ وہ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ اور اگر ان کے مقابل تمام انبیاء کے معجزات و نشانات اور پیش گوئیاں رکھی جائیں۔ تو آنحضرتؐ کا پلڑا بھاری نظر آئے گا۔ اور آپ کی پیش گوئیاں واقعات کی رو سے روشن ترین ملیں گی۔ جب کہ دوسروں کے نشانات اکثر گول مول اور پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔ لیکن اس سے ہمارا مقصد نبیوں کی باہم فضیلت ثابت کرنا نہیں۔ صرف ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ظاہر کرنا ہے۔

پادری فنڈر نے اپنے نظریے کی بنیاد کتاب مقدس پر رکھی ہے جس کی صحت بذاتِ خود مشکوک ہے۔ جسے یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ سے صدیوں بعد سن سنا کر لکھا۔ اور اپنی مصلحتوں کے ماتحت مطلب کی باتیں لکھ لیں اور غیر موافق باتوں کو چھوڑ دیا۔ ورنہ پیشگوئیوں اور معجزات (نشانات) کا نبوت سے گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ جہاں معجزات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ صاحبِ معجزات کا تعلق قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ سے ہے جس کا مقابلہ اپنے عجز کی بنا پر دنیا کے عالم، حاکم اور دولت مند نہیں کر سکتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو ہی مستقبل کا علم ہے۔ اور نبی آئندہ کے بارے میں خبر دے کر ثابت کرتے ہیں۔ کہ ان کا علم علیم و خبیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے معجزے اور بشارات نبوت کا اہم حصہ ہیں۔ اور اگر بائبل کے مؤلفین نے بعض نبیوں کی بشارات کو نظر انداز کیا۔ تو یہ ان کی بے خبری اور لاعلمی ہے۔ یا انہوں نے اپنی مرضی سے ان کا ذکر ضروری نہ سمجھا۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان نبیوں نے نشانات نہ دکھائے۔

یاد رہے کہ قرآن حکیم میں "معجزہ" کا لفظ موجود نہیں۔ نبیوں نے جو خرقِ عادت کام کئے۔ قرآن انہیں آیت، آیات، سلطان اور بیّنات کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ اور پادری صاحب کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ نبیوں کی طرح غیر نبی بھی معجزے دکھاتے تھے۔ اگر غیر نبی بھی معجزے دکھاتے تھے۔ تو پھر نبیوں کا معجزہ کیسے معجزہ کہلا سکتا ہے۔ جو دنیا کو اپنی قدرت سے عاجز کر دے۔

مصری جادوگروں کے کام کو معجزہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ جو ایک سے زیادہ جادوگر دکھانے کے اہل تھے۔ گویا کہ وہ معجزہ ہر شخص مہارت حاصل کرنے کے بعد دکھا سکتا تھا۔ یہ موسیٰؑ کا ہی معجزہ تھا کہ جسے نہ پہلے کسی نے دکھایا۔ نہ بعد میں دکھا سکا۔ حتیٰ کہ ہارونؑ نبی بھی نہ دکھا سکے۔ اور خود حضرت موسیٰؑ بھی اسے دوبارہ دکھانے کے اہل نہ تھے۔ کیونکہ معجزہ ایک وقتی قدرت نمائی ہوتا ہے۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی مرضی اور اجازت سے ممکن ہوتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال پیش گوئیاں

پادری فنڈر کا دعویٰ ہے کہ آنحضرتؐ نے کوئی پیش گوئی نہیں کی تھی۔ اس لئے ہم اپنے جواب کا آغاز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں ہی سے کرتے ہیں۔ اور اپنے قارئین ہی سے انصاف طلب ہیں۔ کہ ان پیش گوئیوں کی موجودگی میں پادری صاحب اور ان کے ہم مشرب کس قدر دیانت، انصاف اور شرافت سے کام لے رہے ہیں۔

اور ساتھ ہی انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی مقدس کتاب سے کم از کم اتنی ہی واضح بشارات پیش کریں۔ جو اتنی ہی وضاحت اور تاریخی سچائی سے پوری ہوئی ہوں۔ اور یہ ظاہر کریں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور قدرت ان کے ساتھ تھی۔

پیش گوئی نمبر ا

"اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول (محمدؐ) ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے مروجہ دینوں پر غالب کرے خواہ یہ بات مشرکوں کو ناپسند ہی ہو"

(سورہ ۶۱ : آیت ۹)

یہ بشارت اس وقت دی گئی جب کہ اسلام ابتدائی مکی دور میں تھا۔ مسلمان کس مپرسی کی حالت میں جانیں بچانے میں لگے تھے۔ اور کبھی حبش اور کبھی مدینہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔ تمام عرب اور گردو نواح کے ممالک میں اسلام دشمن طاقتیں اسے مٹانے پر تلی ہوئی تھیں۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی اور ان کے نام لیواؤں کو مادی اور دینی غلبے کی بشارت دینا ناقابل یقین بات تھی۔ اگر کفار کو یہ بشارت سچی نظر آتی تو وہ اس کے خلاف بار بار لشکر کشی نہ کرتے۔ مگر یہ بشارت روزِ روشن کی طرح سچی نکلی۔ چند ہی سالوں میں مسلمان آنحضرتؐ کی قیادت میں نہ صرف عرب پر غالب آگئے۔ بلکہ انہوں نے مجوسی۔ یہودی۔ نصرانی دین پر غلبہ پا لیا۔ آج بھی تاریخ عالم اس بشارت کی صداقت پر گواہ ہے۔

ایسے نازک حالات میں غلبہ کی بشارت اللہ تعالیٰ کی علیم و قدیر ذات ہی دے سکتی تھی۔ اور اس کی قدرت اور تائید ہی سے بشارت کا پورا ہونا ممکن تھا۔ جس سے ثابت ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ آنحضرتؐ اللہ کے سچے نبی تھے۔ اور اس نے تمام دشمنوں کے خلاف اپنے نبی کی مدد فرمائی۔

اس کے برعکس دوسرے کسی دین نے نہ ایسی معجز نما پیش گوئی کی اور نہ ہی کسی کی نصرت اور تائید میں اللہ تعالےٰ نے ایسی قدرت نمائی کی۔ حتیٰ کہ جناب مسیحؑ تو اپنی جان بچانے کی دعا کرتے کرتے صلیب دیئے گئے۔ اور "اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"! کہتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔

پیش گوئی نمبر ۲

"(اے محمدؐ) اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"
(المائدہ)

اللہ تعالےٰ نے آں حضرتؐ کو دنیا کی ہدایت، بدکاریوں کے خاتمے، کفر و شرک و فاسد عقائد اور اعمالِ بد کو مٹانے کے لئے بھیجا اور اپنی اطاعت کی دعوت دی۔ تو وقت کے نمرودوں، فرعونوں اور ہامانوں نے آپؐ کی مخالفت پر کمر باندھی۔ اور بچہ بچہ دشمن سرداروں، سرمایہ داروں اور مذہبی رہنماؤں کے اشارے پر آپؐ کی جان کا دشمن ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپؐ جان بچانے کے لئے ایک غار میں پناہ گیر ہوئے۔ اور پھر بچ بچا کر تین سو میل دور مدینہ میں چلے گئے۔ جہاں آپؐ پر دشمنوں نے بار بار لشکر کشی کی چنانچہ آپ کی زندگی ہر لحظہ خطرے میں تھی۔

ایسے حالات میں آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ وہ آپؐ کو دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور آپؐ کے دشمن ہی ذلیل و خوار رہیں گے۔ اس اعلان کے بعد دشمن اور بھی تیز ہو

گئے تاکہ آپؐ کو قتل کر کے اللہ کے کلام کو باطل کریں۔ اور آپؐ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا ٹھہرائیں۔ لیکن اللہ کا قول حق ثابت ہوا۔ اس نے دشمن کی ریشہ دوانیوں اور آپؐ کی جان کے خلاف سازشوں کو ناکام بنایا۔ حالانکہ اللہ کے اس اعلان کے بعد آپؐ نے مسلمانوں کو فرما دیا تھا۔ کہ اب میری حفاظت نہ کرو۔ میری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔

چنانچہ زندگی کے آخری ایام میں ایک رات طوافِ کعبہ کر رہے تھے۔ فضیلہ نامی ایک قریشی نے آپؐ کو تنہا پا کر مناسب سمجھا کہ آپؐ کو شہید کر دے۔ چنانچہ چھری لے کر آپؐ کے پیچھے چلا۔ آپؐ آہٹ پا کر پلٹے اور پوچھا کہ "تم کون ہو؟ اور کیسے آئے ہو" وہ بولا "میں فضیلہ ہوں اور طواف کی نیت سے آیا ہوں"۔

آپؐ نے فرمایا "نہیں تم چھری لے کر مجھے قتل کرنے آئے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں میری حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے لے رکھی ہے"۔

یہ سن کر فضیلہ مرعوب ہو گیا۔ آپؐ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ جس کی برکت سے وہ ایمان لے آیا اور آپؐ کا جان نثار بن گیا۔

اسی طرح آپؐ لشکر سے ہٹ کر ایک نخلستان میں آرام کر رہے تھے۔ ایک دشمن اُدھر سے گزرا۔ آنحضرتؐ کو دیکھ کر قتل کے ارادے سے بڑھا۔ آپؐ کی آنکھ کھلی۔ دشمن

نے تلوار کھینچ کر کہا۔ کہ آپؐ کو اب کون بچائے گا؟"

آپؐ نے نہایت اطمینان سے فرمایا" میرا اللہ بچائے گا۔"
اللہ کے نام سے دشمن مرعوب ہوا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔
جو آپؐ نے اٹھالی۔ مگر دشمن کو معاف کر دیا۔ جس پر وہ ایمان لے
آیا۔ کیا اس سے روشن تر بشارت ممکن ہے۔ جس پر تاریخ گواہ
ہے۔ اور ایسی بشارت اللہ تعالیٰ کے سوا کون دے سکتا ہے؟

پیش گوئی نمبر ۳

"میں (اللہ) سب سے زیادہ علیم ہوں۔ رومی قریبی علاقے میں
مغلوب ہو گئے۔ اور وہ اپنی شکست کے بعد جلد ہی فتح
حاصل کر لیں گے۔ دس سال کے اندر اندر۔ پہلے اور بعد
میں اللہ ہی کا حکم ہے۔ اور اس (رومیوں کی فتح کے) دن
مومن خوش ہوں گے۔" (سورۂ روم)

ایرانیوں کے ہاتھوں شکست فاش اور ایشیا میں رومی سلطنت
کے خاتمے پر آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ سے وحی کے ذریعے یہ
حیرت انگیز اعلان کیا۔ کہ شام کے علاقے میں رومی اگرچہ ایرانیوں
کے ہاتھوں شکست فاش کھا چکے ہیں۔ لیکن دس سال کے اندر
اندر رومی مسیحی ایرانی مجوسیوں پر غالب آجائیں گے۔ اور اسی
زمانے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی مشرکینِ مکہ پر غلبہ دیگا۔
یہ پیش گوئی دیگر تمام پیش گوئیوں میں سے سب سے زیادہ شاندار
سب سے زیادہ صاف و صریح، سب سے زیادہ تاریخی حقیقت ہے،

ایرانی (مجوسی) اور رومی (عیسائی) سلطنتوں کی حدیں دریائے دجلہ وفرات کے کناروں پر ملتی تھیں۔ رومی سلطنت ایشیائے کوچک۔ حدودِ عراق۔ شام۔ فلسطین اور مصر میں پھیلی ہوئی تھی۔ ایرانیوں نے شام پہ حملہ کیا۔ اور اناطولیہ تک علاقے پر قبضہ کر لیا۔ شام کی سمت انہوں نے ارضِ مقدس کا ایک ایک شہر چھین لیا۔ ۶۱۴ء میں فلسطین اور اس کا مقدس شہر یروشلم صلیبی علم کی بجائے مجوسی علم درفش کاویانی کے زیرِ سایہ آگیا۔ کنیسے مسمار کئے گئے۔ مذہبی شعائر کی توہین کی گئی ۲۶ ہزار یہودیوں نے ایرانی فوج میں شامل ہو کر ساٹھ ہزار بے گناہ عیسائیوں کا قتلِ عام کیا۔ شاہِ ایران کے محل کی تیس ہزار مقتول سروں سے آرائش کی گئی اور ایرانی لشکر فلسطین سے بڑھ کر تمام مصر پر قابض ہو گیا۔ ہر جگہ آتش کدے تعمیر ہوئے اور مسیح کی بجائے آگ اور سورج کی جبری پرستش جاری ہوئی۔ غرض اس وقت سلطنت روم کے پرزے پرزے اڑ گئے۔

ایسے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا پیشگوئی کی جس کے بارے میں "تاریخ زوالِ روم" کا نامور مورخ ایڈورڈ گبن اس حیرت انگیز پیش گوئی کی سچائی سے متحیر ہو کر لکھتا ہے:۔

> (پیغمبر اسلامؐ) مشرق کی ان دو عظیم الشان سلطنتوں کے ڈانڈے پر بیٹھ کر ان دونوں کی ایک دوسرے کو تباہ کرنے والی روز افزوں کوششوں کی ترقی کو دلی مسرت کے ساتھ بغور مطالعہ کر رہا تھا۔ اور عین اس وقت جب کہ ایرانیوں کو لگاتار کامیابیاں ہو رہی تھیں۔ اس نے اس پیشگوئی کی جرأت کی کہ چند سالوں

میں فتح و ظفر رومی علم پر سایہ ڈالے گی۔ جس وقت پیش گوئی کی گئی تھی۔ کوئی پیش گوئی اس سے زیادہ دور از قیاس نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ ہرقل رومی کی بارہ سال کی (۶۱۰ء سے ۶۲۲ء تک) حکومت نے اس بات کا اعلان کر دیا تھا۔ کہ رومی سلطنت کا شیرازہ جلد بکھر جائے گا"

(جلد ۳ صـ ۳۰۲-۳)

"تاریخ کے اوراق اس سے زیادہ روشن پیش گوئی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ مدتِ مقررہ کے اندر حالات نے پلٹا کھایا۔ ہرقل کو اللہ تعالےٰ نے نیا عزم اور ولولہ بخشا۔ اور اس نے پیش گوئی کے مطابق اپنے کھوئے ہوئے علاقے جیتے۔ دینی عظمت کو بحال کیا۔ ایرانی آتش کدہ ٹھنڈا کیا۔ اللہ کی بات پوری ہوئی اور اس کے ارشاد کے مطابق انہی دنوں مسلمان بھی بدر کے میدان میں کفارِ مکہ پر غالب آئے اور اس طرح مختلف حالات میں پیش گوئی کے دونوں حصے حیرت انگیز طریق پر پورے ہوئے۔

کاش پادری فنڈر کے مسیحی پیروکار بھی عقل و دیانت کی عینک سے دیکھیں اور اللہ کی قدرت پر فرزندِ ابراہیمؑ کی ذات میں ایمان لائیں۔

پیش گوئی نمبر ۱۴

"(اے نبیؐ) جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا۔ وہ ہی تجھ کو ٹھکانے کی طرف پھر لوٹا کر لے جانے والا ہے"

(القصص: ۸۵)

یہ بشارت آپؐ کو اس وقت دی گئی۔ جب کہ نبوت کے تیرھویں سال قریشِ مکہ نے آپؐ کے قتل۔ جلاوطنی یا محبوس کرنے کا پکا عہد کر لیا اور

آپؐ اپنی جان بچانے کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ رات کو مکہ سے ہجرت کر گئے۔ اس وقت جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"آپؐ کے دشمن خفیہ تدبیر کر رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا ہے اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔"

(سورۃ انفال)

تو اسی عرصے میں آپؐ کو راستے میں بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کامیاب وکامران مکہ میں واپس لائے گا۔ اس سے بڑھ کر دشمن پیش گوئی کیسے ممکن ہے۔ دشمن نے آپؐ کو قید، جلاوطن یا قتل کر کے آپؐ کے مشن کو ختم کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور آپؐ جان بچانے کے لئے گھر اور شہر سے نکل گئے۔ دشمن نے آپؐ کو زندہ پکڑنے یا قتل کرنے پر ایک سو اونٹ انعام مقرر کر دیا ہے۔ لالچی بدو چاروں طرف آپؐ کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملتی ہے۔ کہ

"آپؐ کا دشمن ناکام ہوگا اور آپؐ عزت، آبرو اور کامرانی کے ساتھ مکہ کو لوٹائے جائیں گے۔"

کیا انتہائی نازک ترین حالات میں ایسی بشارت کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے۔ یا اس میں قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے؟ چنانچہ دنیا نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آپؐ کی نصرت کی۔ دشمن بار بار آپؐ کو ہلاک کرنے اور آپؐ کے دین کو مٹانے کے لئے مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ ہر بار منہ کی کھائی۔ اور چند ہی سال کی قلیل مدت میں حالات نے پلٹا کھایا۔ آپؐ فاتحانہ شان سے اپنے شہر مکہ میں داخل ہوئے جو اب آپؐ کیلئے امن کا گہوارہ تھا بھی جانی دشمن آپؐ پر ایمان لا کر جاں نثار بن گئے۔ اور دنیا میں غلبہ اسلام کا وسیلہ ہو گئے۔

پیش گوئی نمبر ۵

"کیا وہ کفار کہتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ یہ جتھا عنقریب توڑ دیا جائے گا۔ اور وہ پشت پھیریں گے۔"

(القمر)

مسلمانوں کو یہ بشارت اس وقت دی گئی، جب وہ مکہ میں کمزور اور بے بس تھے۔ حتیٰ کہ وہ جانیں بچانے کے لئے پہلے حبش اور پھر مدینہ ہجرت کر گئے۔ تو قریش مکہ اور مشرکین عرب، یہودی اور منافقین مسلمانوں کو مٹانے کے لئے متحد ہو گئے۔ انہیں یقین تھا کہ وہ آناً فاناً مسلمانوں کو ختم کر دیں گے۔ لیکن آسمانی قدرت کا طاقتور ہاتھ کام کر رہا تھا۔

جنگِ بدر کے موقعہ پر قریش ایک ہزار جنگجوؤں کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے، اور مدینہ کے یہود نے اندر سے مخالفت شروع کر دی۔ مگر ان کی جمعیت شکست کھا گئی۔ کفار بدر سے بھاگے اور یہود قینقاع شہر بدر ہوئے۔ پھر سال بعد تین ہزار کفار مکہ نے احد کے میدان میں حملہ کیا۔ اور منافقین اور یہود مدینہ نے ان کی تائید کی۔ مگر قریش کو ناکام لوٹنا پڑا۔ اور یہودی قبیلہ بنی نضیر کو شرارت کی پاداش میں مدینہ چھوڑنا پڑا۔ دو سال بعد قریش ۲۰ ہزار سپاہ کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ یہود خیبر اور قبائل عرب نے ان کا ساتھ دیا۔ اور یہودی قبیلہ بنی قریظہ نے اندرونِ شہر سے خطرہ پیدا کیا۔ مگر ان سب کو ناکام ہونا پڑا۔ اور بنی قریظہ کو جلاوطن ہونا پڑا۔ ۷ھ میں خیبر کے یہود مغلوب ہوئے اور ۸ھ میں تمام عرب آنحضور کے قدموں پر آن پڑا۔ اور دشمن کی جمعیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منتشر ہو گئی۔ کیا تاریخ

میں طاقتور دشمن کے انتشار اور ہلاکت کی اس سے زیادہ روشن پیش گوئی ملتی ہے۔

پیش گوئی نمبر ۶

"دن کی روشنی گواہ ہے اور رات جب ساکن ہو، تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں اور نہ وہ ناراض ہوا اور پچھلی حالت یقیناً تیرے لئے پہلی حالت سے بہتر ہے۔ اور تیرا رب تجھے جلد دے گا سو تو خوش ہو جائے گا۔"

(سورۃ الضحیٰ: ۱-۴)

یہ آیات مکی دورِ نبوت کی ہیں، جب کہ آں حضرت مخالفت اور انتہائی مشکلات کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ آپ کو دکھ دیئے جا رہے تھے۔ آپ کے ساتھی مکے سے بھاگنے پر مجبور ہوئے، کوئی آپ کی بات سننے پر تیار نہ تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا، کہ آپ اپنے مقصد میں ناکام ہو چکے تھے، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ

"آپ کے خلاف مخالفت کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اچھے دن آئیں گے، اور آپ کا حزن و ملال مسرتوں میں تبدیل ہو جائیگا"

بظاہر یہ بشارت مجذوب کی بڑ تھی، کیونکہ مشکلات بظاہر طویل ہوتی گئیں۔ اور آپ کو وطن چھوڑنا پڑا۔ لیکن یہی مصائب روشنی کی کرن میں بدلتے گئے، حتیٰ کہ آپ مخالفتوں پر غالب آ گئے، اور آپ کا آخری دور پہلے دور سے بہتر اور کامیاب تر ثابت ہو گیا، اور آپ نے آخری حج کے موقعہ پر حمد و ثنا کر کے اللہ کے افضال کا بالفاظ ذیل اظہار کیا۔

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک

نہیں۔ ملک اسی کا ہے۔ اور تعریف بھی اسی کے لئے شایاں ہے۔ وہ سب چیزوں کی قدرت رکھتا ہے۔ اللہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ایک ہے، اسی نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ اسی نے خود تمام مخالف فوجوں کو شکست دی۔"

یہ پیش گوئی بھی ایک تاریخی صداقت ہے۔ اور تاریخ مذاہب میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کوئی ہے جو اس آسمانی سچائی کو قبول کرے؟

پیش گوئی نمبر ۷

"(اے نبیؐ) ہم نے تجھے کوثر (خیر کثیر) دی ہے۔ سو تو اپنے رب کے لئے صلوٰۃ قائم کر اور قربانی دے۔ بے شک تیرا دشمن ہی نامراد (بے نشان) رہے گا۔" (الکوثر: ۱-۳)

کفار مکہ کا خیال تھا کہ ہم آنحضرتؐ کے دین کو مٹا دیں گے اور چونکہ آپ کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ اس لئے آپ کی وفات کے بعد آپ کا کوئی ذکر خیر کرنے والا نہ ہوگا۔ کفارِ عرب کے ہاں کسی کا نام صرف اولاد کی بدولت باقی رہتا تھا۔ مگر یہ ان کی بھول تھی۔ اکثر نبی اولاد نہ ہونے کے باوجود بھی دنیا میں عزت و احترام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ کفار کے اس باطل دعوے کے برعکس قرآن حکیم نے ایک ہی جملے میں دو پیش گوئیاں کی ہیں، جن کا انکار کرنا محال ہے،

ایک یہ کہ آپؐ کے دشمنوں کا ذکر مٹ جائے گا، اور

دوسرے یہ کہ آپؐ کا ذکر خیر تا قیامت سب سے زیادہ ہوتا رہیگا جس کی طرف رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا) کے الفاظ میں اشارہ موجود ہے۔ اور آج مذاہب عالم اور تاریخ میں

محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واحد ہستی ہیں جن پر کروڑوں مسلمان شب و روز درود و صلاۃ پڑھتے ہیں۔ جن کا نام دن میں پانچ بار مساجد کے میناروں سے بلند کیا جاتا ہے۔ اور کوئی لمحہ آپؐ کے ذکر پاک سے خالی نہیں گزرتا۔ پھر کروڑوں مسلمان مرد و عورت آپؐ کی لائی ہوئی کتاب قرآن حکیم کو روزانہ پڑھ کر آپ کی تعلیمات اور یاد کو تازہ کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس بشارت کا زندہ و جاوداں ثبوت مہیا کرتے ہیں۔

پیش گوئی نمبر ۸

"کیا تو نے اسے دیکھا جو بندے کو روکتا ہے۔ جب وہ صلوٰۃ پڑھتا ہے۔ کیا تو نے دیکھا۔ اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ کا حکم دیتا۔ کیا تو نے دیکھا۔ اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیر لی کیا وہ جانتا نہیں کہ اللہ دیکھتا ہے۔ نہیں اگر وہ نہ رکے گا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ جھوٹی خطاکار پیشانی سے۔ سو وہ اپنے اہل مجلس کو بلائے۔ ہم بھی پہادروں کو بلا لیں گے۔"

(سورہ علق: ۹ - ۱۸)

ان الفاظ میں ایک تاریخی پیش گوئی موجود ہے۔ جو اپنی پوری شان سے پوری ہوئی۔ ان آیات کی وضاحت میں بخاری شریف کی روایت ہے۔ کہ آں حضرتؐ کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل نے کہا تھا۔ کہ اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبے کے قریب صلوٰۃ پڑھتا دیکھوں گا۔ تو

آپؐ کو قتل کردوں گا۔ جس پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اسے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے۔ ابوجہل نے مختلف طریقوں سے آنحضرتؐ کی جان کا قصد کیا حتیٰ کہ آپؐ کے قتل کا فیصلہ کیا۔ مگر آپؐ ہجرت کر کے بچ گئے۔ پھر آپؐ کے قتل کے لئے ایک سو اونٹ انعام میں دینے کا اعلان کیا۔ پھر اپنے مشیروں اور معاونوں کے ساتھ قتل کے ارادے سے لشکر کشی کی مگر آنحضورؐ کو قتل کرنے میں نامراد رہا۔ اس کے برعکس "اللہ کے دو کم سن بہادروں" نے ایک ہی مقابلے میں اس دشمنِ حق کو ختم کردیا۔ چنانچہ جنگِ بدر میں معاذؓ اور معوذؓ دو نوجوانوں نے ابوجہل کو دیکھا تو اس پر لپکے اور آناً فاناً اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اس کا سر کاٹا۔ اور اس کو سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے آں حضرتؐ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ اور اس طرح پیشگوئی کے مطابق نہ صرف یہ دشمنِ حق اپنے اہلِ مجلس عتبہ، عقبہ بن معیط امیہ بن خلف۔ ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف کے ساتھ ہلاک ہوا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ناپاک عزائم سے محفوظ رہے۔ کسی مسلمان کو تا ابد کعبہ میں عبادت کے وقت کوئی خطرہ نہ رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ گھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پرستارانِ حق کے لئے امن و امان کا گہوارہ بن گیا

پیش گوئی نمبر ۹

"اللہ نے اپنے رسولؐ کے خواب کو سچا کر دکھایا۔ تم لوگ مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا۔ بے خوف وخطر داخل ہوگے۔ بال منڈوا کر یا ترشوا کر کسی سے نہ ڈرو گے۔"

(سورہ فتح)

اس میں فتح مکہ کی بشارت دی گئی ہے اور وہ بھی ایسے حالات میں کہ مسلمان آزادانہ مدینہ سے باہر بھی نہ جا سکتے تھے۔ ان پر بار بار حملے ہو چکے تھے۔ ایسی صورت میں بشارت دی گئی۔ کہ

"مسلمان یقیناً مسجد حرام (کعبہ) میں ایسی حالت میں داخل ہوں گے کہ انہیں کامل امن حاصل ہو گا۔ (آمنین) وہ آزادانہ حج کریں گے اور بال کٹوائیں گے۔ اور ان کو کسی دشمن کا ذرہ برابر خوف نہ ہو گا۔"

بالفاظ دیگر وہ مکہ فتح کر کے داخل ہوں گے۔ اور دنیا نے دیکھ لیا کہ ۶ھ کی یہ بشارت ۸ھ میں کما حقہٗ پوری شان و شوکت سے پوری ہوئی

پیش گوئی نمبر ۱۰

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ ان کو زمین کا خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور جو دین ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اس کو مستحکم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔" (سورہ نور)

یہ بشارت کسی تبصرہ کی محتاج نہیں۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان مٹھی بھر کمزور پریشان حال مسلمانوں کو ایسی عظیم سلطنت عطا کی۔ جس کی نظیر چشم فلک نے نہ پہلے دیکھی نہ بعد میں۔ جو لوگ مکہ سے جان بچا کر مدینہ پہنچے (جن پر بار بار حملے کئے گئے۔ انہیں مصائب کے عین درمیان فتح و خلافتِ ارضی کی بشارت ملی اور ان ملائک صفات، فرشتہ سیرت لوگوں نے گمراہ اور پریشان حال اقوام کو توحید، مساوات، اخوت، عدل و انصاف

حریت فکر و عمل کی نعمت عطا کی۔ ان کی سلطنت میں کمزور مضبوط اور بے کس انسان امن و حفاظت میں تھا۔ خلفاء بوریہ نشین تھے۔ جن کے ٹاٹ کے لباس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اپنے لئے ایک عام مزدور سے بھی کم روزینہ مقرر کیا۔ جو لوگوں کی جان و مال اور آبرو کے امین تھے۔ جنہوں نے حاکم و محکوم کا فرق اڑا دیا۔ شیر اور بکری کو ایک گھاٹ سے پانی پلایا۔

توجہ طلب

ہم نے قرآن حکیم سے دس پیش گوئیاں پیش کی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پادری صاحبان سے اُمید رکھتے ہیں۔ کہ وہ عہد نامہ جدید سے جناب مسیحؑ کی ایسی پانچ ہی پیش گوئیاں پیش کریں جو ان کی حیات میں پوری ہوئیں۔ وہ غالب ہوئے۔ اور ان کے ماننے والے علانیہ دشمنوں پر کامران ہوئے۔

ہم نے نمونے کے طور پر یہ دس پیش گوئیاں پیش کی ہیں۔ ورنہ قرآن میں ایسی بیسیوں واضح اور روشن بشارات ہیں۔ اور ہم پادری صاحبان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم جناب مسیحؑ کی ایک پیش گوئی کے مقابلے میں تین پیشگوئیاں پیش کریں گے۔ روشن تاریخی پیش گوئیاں۔ اگر وہ ایسا نہ کرسکیں۔ تو ہم نیک فطرت پادریوں سے متوقع ہیں۔ کہ وہ آنحضرتؐ کی ان پیشگوئیوں کی تصدیق کریں۔ اور اس خاتم الانبیاءؐ کی عظمت کا اقرار کرکے غضبِ الٰہی سے بچیں۔

میرے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار ایسی بھی پیش گوئیاں ہیں۔ جو کتب حدیث میں ملتی ہیں۔ جن سے سرشار ہو کر مسلمانوں نے ہر معرکے میں فتح پائی۔ زندگی کے ہر قدم میں کامرانی

نے ان کے قدم چومے ۔ لیکن ہم طوالت کے پیش نظر انہی دس پیشگوئیوں پر اکتفا کرتے ہیں ۔ اور اب آں حضرتؐ کے ان معجزات کو لیتے ہیں ۔ جو قرآن اور کتب حدیث و تاریخ میں بکثرت موجود ہیں ۔ اور ان کی تعداد اور کیفیت کے لحاظ سے کسی دیگر دینی رہنما کو پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

قرآنی معجزات

یاد رہے کہ نبیوں کی آمد کی غرض معجزات کا دکھانا نہیں بلکہ آسمانی تعلیم عام کر کے دنیا کو راہ ہدایت دکھانا ، اس پر قائم کرنا اور دنیا میں اخلاق عالیہ اور نیکی کو عام کرنا ہوتا ہے ۔ گو وہ قدرت تعالیٰ کے لیئے معجزے بھی دکھاتے ہیں ۔ لیکن وہ اس بات کے پابند نہیں ہوتے کہ جب کفار ان سے نشان مانگیں ۔ تو وہ جھٹ نشان دکھانے کے لیئے تیار ہو جائیں ۔

چنانچہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے مطالبہ کیا ۔ کہ ہمیں اللہ کو ان آنکھوں سے دکھا دے ۔ تو ان پر عذاب نازل ہوا ۔ حضرت مسیحؑ سے یہودی علماء نے معجزے کا مطالبہ کیا ۔ تو آپ نے انتہائی درشت الفاظ میں نشان دکھانے سے انکار کر دیا ۔

(مرقس ۸ : ۱۱)

حتیٰ کہ جب آپ صلیب پر تھے تو یہود نے کہا کہ آپ معجزے کے طور پر صلیب سے اتر آئیے ۔ تو گو ممکن تھا کہ اتنا عظیم نشان دیکھ

کہ جہاں مسیحؑ خود بچ جاتے ۔ وہاں دشمن بھی ایمان لے آتے ۔ لیکن آپ نے ایسا نہ کیا ۔ کیونکہ ہر نبی اپنی مرضی سے نہیں اللہ کے حکم اور مرضی سے نشان دکھاتا تھا ۔ اور اسے بات سے کوئی غرض نہ تھی ۔ کہ دشمن کا مطالبہ پورا ہوتا ہے یا نہیں ۔

یہ بات بھی پیشِ نظر رہے ۔ کہ نبیوں پر جو لوگ ایمان لائے ۔ وہ معجزات دیکھ کر نہ لائے تھے ۔ بلکہ نبیوں کی اعلیٰ تعلیمات اور بلند کردار کی وجہ سے لائے تھے ۔ اور جن لوگوں نے نشانات مانگے تو ان کا مقصد مذاق اڑانا تھا ۔ اور جب وہ معجزات دیکھتے تھے ۔ تو معجزات کو جادو ، نظربندی اور شعبدہ قرار دے کر انکار کر دیتے تھے ۔ چنانچہ فرعونیوں نے موسےٰؑ سے ۹ معجزات دیکھے ۔ مگر ایمان نہ لائے ۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے معجزات دکھائے جنہیں ہزاروں لوگوں نے دیکھا ۔ مگر ایمان نہ لائے ۔ اس کے برعکس انہی لوگوں کے ہاتھوں مصلوب ہوئے ۔ اور اگرچہ چند انسان ثابت قدم رہے ۔ تو وہ وہی تھے جو معجزے دیکھے بغیر ایمان لائے تھے ۔ اور نشانات سے ان کا ایمان تازہ اور مضبوط ہوتا رہا ۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک نشانات دکھائے ۔ اور کفار کی بھلائی اور مسلمانوں کے ازدیادِ ایمان کے لئے دکھائے ۔ لیکن کفار کے بعض مطالبات کو شرارت پر مبنی قرار دے کر ردّ کر دیا ۔ اور ان کی تردید میں فرمایا ۔

" اور ہم نے معجزات بھیجنا اس لئے موقوف کیا کہ اگلوں نے ان کو جھٹلایا ۔ اور ہم نے ثمود کو اونٹنی کی نشانی دی سمجھانے کو ۔ مگر انہوں

نے اس پر ظلم کیا اور نہ ڈرے ۔"
(القرآن ۔ اسرائیل)

"اور جن کو علم نہیں وہ کہتے ہیں ۔ اللہ خود ہم سے کیوں باتیں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی ۔ ان سے پہلے لوگوں نے اسی طرح کہا تھا ۔ دونوں کے دل ایک ہی قسم کے ہو گئے ۔ ہم نے تو نشانیاں ان لوگوں کے لئے کھول دی ہیں جو یقین کرتے ہیں ۔"
(القرآن بقرہ ع ۱۴)

"تم سے اہل کتاب (یہود) کہتے ہیں کہ ان کے اوپر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ۔ لیکن ان لوگوں نے تو موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا سوال کیا تھا کہ ہمیں اللہ کو کھلم کھلا دکھا دو ۔ اس ظلم کا جو انہوں نے اپنے اوپر کیا ۔ یہ نتیجہ ہوا ۔ کہ ایک چمک نے انہیں پکڑ لیا ۔"
(القرآن ۔ نساء ۲۲)

"کیوں نہیں فرشتوں کو ہمارے پاس لے آتے اگر تم سچے ہو؟ (اللہ فرماتا ہے) ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے ۔ لیکن حق کے ساتھ ۔ اگر وہ ان کافروں کے سامنے اتریں تو پھر انہیں (زندگی کی) مہلت نہ دی جائیگی"
(القرآن حجر ع ۱)

"فرعون نے اپنی قوم میں منادی کی ۔ اے قوم کیا میں مصر کا حاکم نہیں ہوں ۔ اور اس میں بہنے والے دریا میرے نہیں کیا تم بصیرت نہیں رکھتے ۔ میں یقیناً اس موسیٰؑ سے بہتر ہوں جو کمین ہے اور اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتا ۔ پس اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اترتے یا اس پر فرشتے کیوں نہیں اترتے ۔ پس ان باتوں سے قوم کو ترغیب دلائی اور انہوں نے اطاعت کر لی ۔ اور یقیناً وہ فاسق لوگ تھے ۔" (القرآن الزخرف م ۵)

"اور کہتے ہیں کہ یہ نبی اپنے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں لاتا۔ کیا ان کے پاس گزشتہ کتابوں کی گواہی نہیں پہنچی"

(القرآن طٰہٰ ع ۸)

"جب موسیٰؑ ہماری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس آیا تو وہ ہنستے ہیں اور ہم انہیں کوئی نشانی نہیں دکھاتے۔ لیکن یہ کہ وہ پہلی نشانی سے بڑی ہوتی ہے۔ اور ہم نے ان کو بڑے عذاب میں گرفتار کیا۔ کہ شاید وہ رجوع کریں"

(القرآن زخرف ع ۵)

"حضرت عیسیٰؑ نے کہا۔ میں تمہارے رب کی طرف سے نشان لے کر آیا ہوں۔ میں مٹی کا پرندہ بنا کر پھونک مار کر اسے اللہ کے حکم سے اڑاتا ہوں۔ میں اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں۔ اور مردہ روحوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ پس جب عیسیٰؑ نے ان میں کفر محسوس کیا۔ تو کہا۔ اللہ کے کام میں میرا مددگار کون ہے؟ تو حواریوں نے کہا۔ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ اور یہودیوں نے نشان دیکھنے کے باوجود عیسیٰؑ کے خلاف منصوبہ بنایا۔ تو اللہ نے بھی ان کے خلاف منصوبہ بنایا۔ اور اللہ بہتر منصوبہ بنانے والا ہے"

(القرآن ۔ آل عمران)

ان آیات سے واضح ہے کہ کفار کا نشان طلب کرنا ہمیشہ ہی شرارت پر مبنی تھا۔ ان کے سامنے آنحضرتؐ سے پہلے نبیوں حضرت موسیٰؑ ۔ حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کے معجزات موجود تھے۔ اگر وہ نشان طلب کرنے میں مخلص تھے۔ تو پھر وہ ان پہلے نبیوں پر کیوں ایمان نہ لائے۔ پھر جو یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرتے

تھے۔ کہ آپ آسمان سے مکمل صورت میں کتاب اتار لائیں۔ تو انہوں نے حضرت مسیحؑ کے روشن معجزات اور انجیل کا انکار کیوں کیا۔ اور انکار کرتے ہوئے بقول انجیل کہا کہ اس میں کرامت وغیرہ کوئی نہیں یہ تو بعلزبول دیوتا کی مدد سے ایسے کام کرتا ہے۔ (لوقا ۱۱ : ۱۶)

اسی طرح انہوں نے آنحضرتؐ سے کہا۔

"ہم تم پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ نہ بہادو۔ یا تمہارے قبضہ میں کھجور اور انگور کا باغ نہ ہو۔ اور پھر تم اس کے بیچ میں نہریں نہ بہادو۔ یا جیسا کہا کرتے ہو۔ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر نہ گرا دو یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن بنا کر لے آؤ۔ یا تمہارے لئے سونے کا ایک گھر نہ ہو جائے۔ یا تم آسمان پر نہ چڑھ جاؤ۔ اور ہمیں تمہارے آسمان پر چڑھنے کا یقین اس وقت تک نہ آئے گا۔ جب تک تم وہاں سے ایسی کتاب نہ لے آؤ۔ جسے ہم پڑھ سکیں"

(القرآن۔ بنی اسرائیل)

ایسا نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے معجزات دکھانے سے عاجز تھا۔ لیکن اسے علم تھا۔ کہ انبیاء کے دشمن ایسے مطالبات تمسخر اور استہزا کے طور پر کرتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے نشانات دیکھے اور انکار کیا۔ اور آخر کار پہلے انبیاء کے دشمن نشانات دیکھ کر بھی ہلاک ہوئے۔ اور ان میں سے جو ایمان لائے۔ وہ صرف تعلیمات اور اخلاق حسنہ سے متاثر ہوئے۔

پادری صاحبان سنت اللہ اور اس کی مصلحتوں سے آنکھیں بند کر

کے آنحضرتؐ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اس بات کو فراموش کر چکے ہیں۔ کہ ان کی روش سے پہلے انبیاء کی بھی توہین ہوتی ہے۔ مگر ان کی اسلام دشمنی نے انہیں اندھا کر رکھا ہے۔

قرآنی نشانات

:- قرآن کے پیش نظر مخالفوں کی اصلاح اور نجات ہے۔ انہیں خوف زدہ کر کے کمزور ایمان بنانا نہیں۔ اس لئے اس نے لوگوں کو قدرتی، تاریخی آثار اور ایمان افروز معجزات دکھائے جس سے سلیم الفطرت کفار ایمان لائے اور قدرت کے نشانات دیکھ کر مسلمانوں کے ایمان میں اضافہ اور استحکام ہوا۔ اسلام کا مقصد دلائل و حقائق سے لوگوں کی ہدایت ہے۔ ڈرانا دھمکانا اور مرعوب کرنا نہیں۔ اس لئے قدرتی نشانات کو اللہ کی ہستی اور اسلام کی صداقت کے لئے بطور گواہ پیش کیا :-

"بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش ــــ اور زمین میں جو چوپائے چلتے ہیں۔ ان میں ان کے لئے جو یقین کرتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور رات دن کے الٹ پھیر اور آسمان سے جو اللہ روزی برساتا ہے۔ اور جس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور ہواؤں کے پھرنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ یہ آیات ہیں۔ جن کو ہم سچائی کے ساتھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں۔ تو پھر اللہ اور اس کی نشانیوں کے بعد وہ کس چیز پر ایمان لائیں گے

(القرآن - جاثیہ ع ۱)

اسی طرح قرآن کی رُو سے آسمان و زمین کی تخلیق، دن رات کے اختلافات

سمندروں اور جہازوں۔ بارش اور اس سے روئیدگی اور زندگی کا قیام۔ ہواؤں اور بادلوں، اناج، سبزی۔ پھلوں اور باغات سب کو نشان ٹھہرایا ہے"۔ (القرآن۔ انعام)

یہ تخلیق کائنات کے ایسے نشانات ہیں۔ جن کی صداقت سے انکار ناممکن ہے۔ اور کوئی احمق ہی ان پر غور کرنے کے بعد اللہ کی ہستی کا منکر ہو سکتا ہے

تاریخی آثار

پھر ان حق دشمنوں کے ارد گرد کئی ایسی بستیوں کے آثار اور کھنڈرات موجود تھے۔ جو انبیاء کی مخالفت کی بناء پر برباد ہوئے۔ یہ بھی زندہ معجزات تھے۔ جن کی طرف کفار کو توجہ دلائی گئی۔ کہ تم نئے نشانات تو طلب کرتے ہو۔ پہلوں سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"تو کتنی بستیاں ہم نے برباد کیں اور وہ گنہگار تھیں اور اب وہ اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں اور کتنے کوئیں بے کار پڑے ہیں اور کتنے اونچے اونچے محل خراب اور ویران ہیں۔ کیا یہ کافر زمین میں چلے پھرے نہیں۔ کہ ان کے پاس دل ہوتے جن سے یہ سمجھتے، یا کان ہوتے جن سے سنتے۔ کیونکہ آنکھیں کچھ اندھی نہیں ہوتی ہیں۔ جبکہ ان کو یہ عبرتناک منظر سجھائی نہ دیتے ہوں۔ مگر وہ دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو سینوں میں ہیں اور یہ کافر تجھ سے جلدی مانگتے ہیں عذاب اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہ ٹالے گا"۔ (القرآن حج ع ۷)

اگر کفار مظاہر قدرت سے ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ اور ان سب کو دیوی دیوتاؤں کا کرشمہ سمجھتے تھے تو وہ ہلاکتِ اقوام کے آثار کا کیسے انکار کر سکتے۔ ان

بستیوں کو تو معبودانِ باطل نے برباد نہیں کیا تھا۔ کیونکہ انبیاء کے یہ مخالفین تو دیوی دیوتاؤں کے پجاری ہی تھے۔ اور ان کی حمایت میں ایک اللہ کے رسولوں کے خلاف ڈٹے ہوئے تھے۔ اور اسی مخالفت کی حالت میں مٹ گئے تھے۔

آں حضرت کے خرقِ عادت معجزات

لیکن آں حضرتؐ نے حسب ضرورت و آسمانی مصلحت معجزات دکھائے اور اُن کی طرف قرآن حکیم میں تصریحات موجود ہیں

"اور اللہ کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر یہ کہ اس سے روگردانی کرتے ہیں، اے نبی! اگر ہم تجھ پر ایسی کتاب بھی آسمان سے اُتاریں جو اوراق میں لکھی ہوئی ہو۔ وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو بیں۔ تو وہ جو کافر ہیں۔ یہی کہیں گے کہ یہ صرف ایک ساحرانہ تماشا ہے۔" (القرآن انعام ع ۱)

"اور جب ان (کفار قریش) کے پاس کوئی نشانی آتی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک نہ مانیں گے۔ جب تک ہم کو وہ کچھ نہ دیا جائے۔ جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ رسالت کا منصب کسے عطا کرے۔" (القرآن انعام ع ۱۵)

ان اور دیگر آیات و بشارات سے واضح ہے کہ کفار نے آنحضرتؐ کی صداقت اور نصرتِ الٰہی کے کئی نشانات دیکھے۔ لیکن اپنے تکبر، دولت اور اقتدار کے نشے میں آں حضرتؐ کی اطاعت پہ آمادہ نہ ہوئے۔ جیسا کہ فرعون

نے کہا تھا۔ میں ملک کا حاکم ہوں اور یہ اسرائیلی ہمارے غلام اور ذلیل ہیں۔ ہم ان کی اطاعت نہیں کر سکتے۔ فرعون کی طرح کفار مکہ نے بھی آنحضرتؐ کو جادوگر قرار دے کر حق سے روگردانی کی۔ لیکن معجزات کا مقصد کفار پر ہی اتمام حجت اور اللہ کی قدرت کا اظہار ہی نہ تھا۔ بلکہ اہل ایمان کے ایمانوں کو مضبوط کرنا تھا ذیل میں چند ایک معجزات پیش خدمت ہیں

معراج اور سیر الافلاک

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجدِ حرام (کعبہ) سے اس مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گیا جس کے ماحول میں ہم نے ایک برکت نازل کی: تاکہ ہم اپنے بندے کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ وہی سننے والا دیکھنے والا ہے" (القرآن۔ بنی اسرائیل)

قرآن کے معجزات کا ایک بڑا کمال یہ ہے کہ جن لوگوں کے سامنے یہ پیش ہوئے۔ وہ آخر کار اسلام، قرآن اور صاحب قرآن پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے قرآنی معجزات کی صداقت تسلیم کی۔ چنانچہ آنحضرتؐ ایک رات کعبہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ کہ جبرئیلؑ آئے آپؐ کو جگایا۔ بیت المقدس ساتھ لے گئے۔ جہاں آپؐ نے تمام انبیاء کی امامت کی۔ وہاں سے جبرئیلؑ آپؐ کو ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ انتہائی بلندیوں پر پہنچے اللہ تعالے کے نشانات مشاہدہ کئے۔ اور اسی رات مکہ لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے سنا۔ تو فی الفور آنحضرتؐ کی تصدیق کی۔ اور گو کفار نے اس وقت انکار کیا۔ تاہم زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ آپؐ کی صداقت پر ایمان لے آئے۔

۲۔ شق القمر چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

"مقررہ گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر یہ کافر کوئی نشان دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو پہلے (نبیوں کے وقت) سے چلا آتا ہے" (القرآن سورہ قمر: ۱)

کتب روایت میں اس معجزے کی وضاحت ملتی ہے کہ کفار آں حضرتؐ سے کوئی نشان طلب کرتے تھے۔ چنانچہ ایک شام آنحضورؐ نے ایک گروہ کی موجودگی میں چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ اس پہ چاند دو ٹکڑے ہوا اور پھر جڑ گیا۔ اسی معجزے کا قرآن نے مذکورہ الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اور تمام عرب نے کچھ عرصہ بعد قرآن پہ ایمان لاکر اس معجزے کی بھی تصدیق کی اور اس بات کے عیسائی بھی قائل ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ کے زمانے میں آسمان پھٹا اور اس میں سے روح القدس نکل کر مسیحؑ کے پاس آیا۔

(لوقا ۳، مرقس ۱ اور متی)

اگر آسمان پھٹ کر مل گیا اور آج پھٹی ہوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ تو چاند کا پھٹنا اور مل جانا ناقابل فہم نہیں۔ اللہ کو ہر قسم کی قدرت حاصل ہے۔ پھر خود مسیحی عقیدے کے مطابق مسیحؑ آسمانوں سے گزر کر عرش پہ خدا کے پاس پہنچ گئے۔ یقیناً آسمان پھٹے اور جڑے ہوں گے مگر آسمان میں ایسا کوئی نشان پادری نہیں دکھا سکتے۔ اس صورت میں چاند کا پھٹنا اور جڑ جانا اللہ کی قدرت سے باہر نہیں۔ اور معجزہ تو اللہ کی قدرت ہی سے ہوتا ہے۔ اور کتاب مقدس تو ایلیا کے بھی آسمان پر جانے کی قائل ہے

نشان ۳ زندۂ جاوید معجزۂ قرآن

"(اے لوگو) اگر تم کو اس میں کچھ شک ہے ۔ جو ہم نے اپنے بندے پر اُتارا ہے ۔ تو اس جیسی ایک سورۃ لاؤ اور اپنی مدد کے لئے اللہ کے سوا اپنے تمام گواہوں کو بلاؤ ۔ اگر تم سچے ہو ۔ تو اگر تم ایسی سورت بنا کر نہ لا سکو اور یقیناً نہ لا سکو گے ۔ تو اس جہنم کی آگ سے بچو ۔ جس کا ایندھن نافرمان انسان اور پتھر ہوں گے ۔"

(القرآن بقرہ ع ۳)

اس آیت میں قرآن کو زندۂ جاوید بے مثال معجزہ ٹھہرایا ہے جس کی مثال پیش کرنے کا عام اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی بتا دیا ہے ۔ کہ کوئی انسان اس جیسا علم و حکمت پر مبنی فصیح و بلیغ کلام تا قیامت کبھی پیش نہیں کر سکے گا اور یہ روشن معجزہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باطل کے سینوں پر مونگ دلتا رہے گا عربوں کو اپنی زباندانی پر ناز تھا ۔ ان میں مشرک ، عیسائی ، یہودی وغیرہ سبھی عقاید کے لوگ تھے وہ سچائی کے دعوے دار تھے ۔ مگر ان میں سے کوئی بھی بظاہر قابلِ مقابلہ دعوے کی تردید کے لئے نہ اُٹھا ۔ بلکہ طوعاً کرھاً اس پر ایمان لایا ۔

اور آج دنیا میں کتنے پادری ہیں جو مسلمانوں کے مقابلے میں کوئی سورۃ بنا لانے کے لئے پیچ و تاب کھا رہے ہیں ۔ مگر ان کی بے بسی اور اضطراب دیکھئے کہ کچھ کہہ نہیں پاتے ۔ کاش نیک فطرت (اگرچہ مسیحی عقیدے کی رُو سے پوپ سے لے کر عام مسیحی تک نیک فطرت نہیں ہو سکتا) پادری اس ابدی حقیقت کو تسلیم کر کے نجات کا سامان مہیا کریں ۔

نشان نمبر ۴ حفاظتِ قرآن

"ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ۔" (القرآن سورہ نحل)

دنیا کی واحد آسمانی کتاب قرآن حکیم ہی ہے ۔ جس کا ایک ایک لفظ اور حرف وہی ہے ۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دیا ۔ اپنی حیاتِ طیبہ میں جو حضور اکرمؐ نے اسے لکھوایا ۔ زبانی یاد کیا ۔ حفظ کروایا ۔ پنجگانہ صلواۃ میں اسے سالہا سال تک تلاوت کی ۔ مسلمانوں نے اسے تراویح میں پڑھا ۔ اور اس طرح جہاں اکثر مسلمان اس کی روزانہ تلاوت کرتے رہے ۔ وہاں لاکھوں مسلمان حفظ کرتے رہے اور آج بھی دنیائے اسلام میں لاکھوں مسلمان ہیں ۔ جو قرآن کے حافظ ہیں ۔ اور یہ شرف محض قرآن کو حاصل ہے ۔ ورنہ

ایک تو دنیا میں کوئی دوسری مذہبی کتاب اصل حالت و الفاظ میں موجود نہیں ۔ اور جو غلط سلط صورت میں موجود ہے ۔

اس کا پوری دنیا میں کوئی حافظ نہیں

یہاں تک کہ قریب ترین ہی حضرت مسیحؑ سے چار انجیلیں منسوب ہیں ۔ جو چاروں ایک دوسری سے مختلف اور متضاد ہیں اور اس طرح ایک خدا کا کلام نہیں ہو سکتیں ۔ اگر ہمارا بیان درست نہیں تو باطل مذاہب کے نام لیوا اپنی کتابوں کی حفاظت کا ثبوت دیں ۔

نشان نمبر ۵ ۔ نصرتِ الٰہی

"نبی کریمؐ نے اپنے شریکِ غار سے کہا: کہ
غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ (التوبہ)

اللہ کی قدرت کا اس سے بڑا نشان کہیں دوسری کتاب میں ملنا محال ہے کفارِ مکہ نے آں حضرتؐ کے قتل کا فیصلہ کر لیا۔ آپؐ ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ رات کو ابوبکرؓ کے گھر سے نکلے اور شہر سے چند میل باہر غارِ ثور میں جا چھپے، دشمن آپؐ کی تلاش میں غار کے منہ تک جا پہنچے۔ ان کی آواز آنحضورؐ اور ابوبکرؓ کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

ابوبکرؓ کو آنحضرتؐ کی زندگی خطرے میں نظر آئی تو ان پر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آں حضرتؐ کی زبان مبارک سے وحی کے ذریعے اطلاع دی۔ کہ" اے ابوبکرؓ غم و حزن نہ کر۔ اللہ کی تائید و نصرت ہمارے ساتھ ہے"۔ ایسی نازک گھڑی میں یہ بشارت ایک عظیم معجزہ سے کم نہ تھی۔ قدرتِ الٰہی سے مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا۔ اور کبوتری نے وہاں انڈے دے دیئے تھے۔ جس سے کفار کو یقین ہو گیا۔ کہ غار کے اندر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ چلے گئے۔ پھر یہ دونوں یار غار سے نکل کر مدینے کو چل دیئے۔ راستے میں سراقہ بن جعشم انعام کے لالچ میں آپ پر حملہ آور ہوا لیکن جب وہ قریب ہونے کا قصد کرتا۔ تو اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑتا۔ اس طرح وہ اپنے ارادے میں ناکام رہا۔ دوسرا شخص بریدہ اسلمی بھی اسی طرح آپؐ کو گرفتار کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے بعد بھی اگرچہ دشمنوں نے آپؐ کو قتل کرنے اور ناکام بنانے میں انتہائی سعی کی۔ مگر

نہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ ہر میدان میں دشمن ہی ناکام رہا۔ اس کے برعکس جناب مسیحؑ کی صلیب سے پہلے رات بھر کی گریہ وزاری ملحوظ رکھتے ہوئے اور صلیب پر ایلی۔ ایلی لما سبقتنی (اے خدا، اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) کے یاس و حسرت بھرے الفاظ یاد کیجئے اور غور کیجئے کہ آں حضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ کی حفاظت کا وعدہ اور نشان کس قدر بے مثال اور عظیم تھا۔

نشان نمبر ۶ مٹھی بھر ریت کی برکت

"او مسلمانو! تم نے جنگ بدر میں کفار کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ خود اللہ نے ان کو قتل کیا۔ اور اے نبیؐ تو نے مٹھی بھر ریت نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ تاکہ اس سے مسلمانوں کو فتح کی اچھی نعمت بخشے۔ اللہ دعاؤں کا سننے والا اور دلوں کی بات کا جاننے والا ہے۔"

(القرآن سورۃ انفال)

تمام مسلمان مورخین، محدثین اور مفسرین اس بات پر گواہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن کفار کی طرف مٹھی بھر ریت پھینکی۔ جس کا اثر کفار پر ہوا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے وعدہ

(اور یاد کرو جب تم سے اللہ وعدہ کر رہا تھا۔ کہ ان دو گروہوں یعنی قافلہ یا لشکر کفار میں ایک تمہارا شکار ہے) کے مطابق لشکر کفار کو شکست ہوئی۔ اللہ نے بارش، خنک فضا، گہری نیند اور پانی کی فراوانی سے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ اور مٹھی بھر مسلمانوں کو ایک زبردست جنگجو مسلح دشمن پر غلبہ عطا فرمایا۔

نشان نمبر۷۔ بلند پاکیزہ چالیس سالہ زندگی

"میں نے تمہارے ساتھ زندگی کے چالیس سال گزارے ہیں۔کیا تم اس طیب زندگی کی روشنی میں میری دعوت کی صداقت پر عقل و تدبر سے کام نہ لوگے؟"

آنحضرتؐ نے نبوت سے پہلے قریش مکہ کے درمیان چالیس سال بسر کئے وہیں جوان ہوئے۔کاروبار کیا۔شادی کی۔مشوروں میں شامل ہوئے۔قوم کے دکھ درد میں شرکت کی۔لیکن اس عرصے میں صداقت۔دیانت، امانت، انصاف، مروت، ایفائے عہد، حسن سلوک، حسن معاملہ، غریب پروری۔یتیم نوازی۔صلہ رحمی غرضیکہ تمام انفرادی اور اجتماعی اخلاق حسنہ کے ایسے درخشاں نقوش چھوڑے کہ جب دعوئے نبوت پر لوگوں نے جھٹلایا تو آپؐ نے فرمایا:۔کہ

"میں نے تم میں تمہارے درمیان چالیس سال گزارے ہیں۔کیا اس مدت میں تم نے کوئی ایسی بات مجھ میں دیکھی ہے۔کہ اس کی بنا پر مجھے جھوٹا قرار دو؟"

اور جہاں یہ دعویٰ بہت حیرت انگیز اور عظیم تھا۔وہاں اس کی صداقت میں کسی کو شک بھی نہ تھا۔جس کا نتیجہ یہ تھا کہ دعویٰ کے ساتھ ہی آپؐ کے قریب ترین احباب یعنی بیوی خدیجہؓ۔دوست ابوبکرؓ اور ملازم زیدؓ بلا تردد ایمان لے آئے۔اور آہستہ آہستہ دوسرے اہل خرد بھی حلقہ بگوش ہو گئے۔جب کہ اول تو دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی زندگی کے حالات ہی نہیں ملتے۔پھر ان کے مزاج شناس ان پر

ایمان بھی نہ لائے ۔جیسا کہ حضرت مسیحؑ کے والد۔ بہن۔ بھائی، والدہ۔ دوست و احباب اور اعزہ و اقربا ان پر ایمان نہ لائے۔ اور اس طرح وہ دنیا سے محروم اٹھے۔ اور آپؐ کا کامل نمونہ آج بھی لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ" (تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے) کے الفاظ میں دنیا کو دعوتِ فکرو نظر دے رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے فضل و کرم، تائید و نصرت اور قدرت کے بغیر کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

☆

قرآن حکیم میں ایسے بہت سے دوسرے شواہد اور نشانات ملتے ہیں۔ جنہیں طوالت کے خوف سے ترک کیا جاتا ہے۔ قارئین کو چاہیئے کہ ہم نے پیش گوئیوں کے عنوانات سے جن بشارات کا ذکر کیا ہے۔ ان کو بھی ان کے ساتھ شامل کر کے مطالعہ کریں۔

اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم جنگِ بدر۔ جنگِ احد۔ جنگِ خندق۔ صلح نامہ حدیبیہ، جنگِ خیبر۔ جنگِ حنین۔ فتح مکہ، فتح عرب، فتح روم شام کے متعلق قرآنی بشارات اور نشانات پیش کر دیں گے۔ اور ان کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جو بیسیوں پیشگوئیاں کی ہیں۔ ان کو بھی ہدیہ قارئین کر دیں گے۔

اور ثابت کر دیں گے کہ کسی دوسرے دینی رہنما کی بشارات اپنی تعداد، عظمت اور قبولیت کے لحاظ سے آپؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

بعثت سے پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عظمت کی بشارات

اگرچہ آنحضرتؐ کے متعلق پہلے نبیوں کی کتب میں بشارات موجود ہیں۔ تاہم ہم ان کو نظر انداز کر کے کتب تاریخ و احادیث سے ایسے چند حقائق ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ جو آپؐ کی پیدائش کے وقت واقع ہوئے۔ اور کتب روایات میں محفوظ رہ گئے۔ گذشتہ مذاہب کی تاریخ میں چاروں اناجیل میں سے صرف متی نے جناب مسیحؑ کی پیدائش کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب وہ پیدا ہوئے تو مشرق سے چند مجوسی عالم ایک ستارے کی رہنمائی میں جناب مسیحؑ کو دیکھنے اور تحائف پیش کرنے آئے۔ اور خاموشی سے لوٹ گئے۔ گویا باقی تینوں اناجیل اس واقعہ کے متعلق خاموش ہیں۔ اور اکثر مفسرین اناجیل نے اس واقعہ کی تصدیق نہیں کی۔ تاہم اس ایک واقعہ کے برعکس اسلامی تاریخ میں بہت سے حیرت انگیز امور کا ذکر ہے۔ جو آں حضرتؐ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے۔ اور ہم ان میں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت آمنہؓ کو بیٹے کی بشارت

حضور اکرمؐ کی والدہ سیدہ آمنہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں نیم بیداری کی حالت میں لیٹی پڑی تھی۔ کہ خواب میں کسی نے بشارت دی۔ کہ تو حاملہ ہے اور تیرا فرزند امت کا سردار اور خاتم الانبیاء ہے

اور یہی بات تھی جس نے مجھے حمل کا یقین دلایا۔ اور اسی دوران کہا گیا، کہ بیٹے کا نام احمدؐ رکھنا۔" (طبقات ابن سعد)

۲۔ حلیمہؓ جب رضاعت کے لئے حضور اکرمؐ کو لے کر چلیں تو بیبی آمنہؓ نے فرمایا "اے حلیمہؓ تو نے ایک ایسے بچے کو گود میں لیا ہے۔ جس کی ایک خاص شان ہے۔ اللہ کی قسم میں حاملہ تھی۔ مگر حمل سے جو اذیت عورتیں پاتی ہیں۔ مجھے کچھ نہ ہوئی۔ یہ واقعہ ہے کہ میں سامنے لائی گئی۔ اور مجھ سے کہا گیا تو ایک بچہ جنے گی۔ اس کا نام احمدؐ رکھنا۔ وہ تمام جہان کا سردار ہوگا

(ابن سعد)

۳۔ میں اس بچے (احمدؐ) سے حاملہ ہوئی تو وضع حمل تک کوئی مشقت محسوس نہ کی۔ مجھ سے جدا ہوتے ہی ایک ایسا نور ان کے ساتھ ہی نکلا کہ مشرق سے مغرب تک اس کی روشنی پھیل گئی۔ شام کے محل اور بازار اس سے روشن ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دیکھ لیں۔ (ابن سعد)

اور مشہور سیرت نگار علامہ شبلی کے قول کے مطابق ارباب سیر بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کی پیدائش کی رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا

(سیرت النبی جلد ۱)

(۴) ایک دن حلیمہؓ آنحضرتؐ کو عکاظ کے بازار میں ہذیل عراف (قیافہ شناس) کے پاس لے گئیں۔ اس نے آں حضرتؐ کو دیکھا تو چلایا "یا معشر ہذیل یا معشر العرب (اے ہذیل کے لوگو! اے عرب کے لوگو)

دوڑو۔ لوگ اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا۔ "اس بچے کو مار ڈالو۔ معبودوں کی قسم۔ یہ تمہارے دین والوں کو قتل کروائے گا۔ تمہارے دیوتاؤں کو توڑ پھوڑ ڈالے گا۔ اور اس کا حکم تم سب پہ غالب آئے گا۔"
حضرت حلیمہؓ نے خطرے کو بھانپ لیا۔ اور پیشتر اس سے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے۔ وہ آنحضورؐ کو لے کر وہاں سے چلی گئیں (ابن سعد)

۵۔ دوپہر کا وقت تھا۔ آنحضرتؐ گھر پہ نہ تھے۔ حلیمہؓ آپ کی تلاش میں نکلیں۔ آپؐ کو اپنی بیٹی کے پاس پایا۔ تو کہا۔ کہ ہائیں! اس گرمی میں؟ بیٹی بولی۔ امی اسے تو گرمی لگی ہی نہیں۔ میں نے دیکھا ایک بادل ان پہ سایہ کئے ہوئے ہے۔ جب ٹھہرتے ہیں تو وہ بھی ٹھہر جاتا ہے۔ اور جب چلتے ہیں تو وہ بھی چل پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ ہم یہاں آ گئے (ابن سعد)

۶۔ آنحضرتؐ سیدہ خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر بصریٰ (شام) پہنچے تو ایک درخت کے نیچے اترے۔ سیدہ خدیجہؓ کا غلام میسرہ ہمراہ تھا۔ وہاں کا پادری نسطورا وہاں آیا۔ اور میسرہ سے پوچھا۔ کہ تمہارا صاحب کون ہے اور اس کی آنکھوں میں سرخی کیسی ہے؟ میسرہ نے کہا۔ کہ وہ حرم کعبہ والوں میں سے ہیں اور اس کی آنکھوں کی سرخی روزِ پیدائش ہی سے ہے۔
راہب نے کہا۔ وہی! وہی! آخری نبیؐ۔ اے کاش میں وہ زمانہ پاتا۔ جب اس کے اخراج کا وقت آتا۔ اللہ کی قسم یہ نبیؐ ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اسی کی قسم کہ یہ وہی ہے۔ جس کی صفت ہمارے علماء اپنی کتابوں میں پاتے ہیں
(ابن سعد)

۷) مجاہد سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے لوگوں نے ایک گوسالے کی قربانی کرنی چاہی کہ اسے ذبح کر کے بعض دیوتاؤں پہ چڑھائیں گے گوسالے کو قربانی کے لیئے باندھا تو وہ چلایا۔

"جماعت کی دہائی! ایک معاملہ کامیاب ہو چکا۔ ایک پکارنے والا فصیح زبانی سے مکہ میں شہادت دے رہا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ لوگوں نے سنا اور کچھ روز کے بعد حساب لگایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں۔

(ابن سعد)

۸) **بادشاہ تبع مدینہ میں** ۔ ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ تبع شاہ یمن مدینہ آیا۔ اور یہودیوں کو سزا دینے کے لیئے شہر کو ویران کرنا چاہا۔ اس وقت سب سے بڑے یہودی عالم ساحون نے کہا۔ کہ اے بادشاہ یہ وہ شہر ہے۔ جو اولاد اسماعیلؑ کے نبی کا دارالہجرت ہوگا۔ وہ مکہ میں پیدا ہوگا۔ یہاں اس کے اصحاب اور دشمن بہت قتل ہوں گے۔ اس کی قوم ہی حملہ آور ہوگی۔ وہی غالب آئے گا۔ اور ایسا غالب کہ اس امر نبوت میں کوئی اس کا مخالف نہ رہ جائے گا۔ اس پر تبع نے کہا کہ اس شہر پہ قبضہ کی کوئی صورت نہیں اور وہ یمن کو لوٹ گیا

(ابن سعد)

۹) **کتمانِ ذکرِ نبیؐ** عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ زبیر بن باطا جو یہودیوں میں بڑا عالم تھا۔ کہتا تھا کہ میں نے ایک کتاب پائی ہے۔ جس کا ختم میرا باپ مجھے سنایا کرتا تھا۔ اس کتاب میں "احمدؐ" کا ذکر ہے کہ وہ ایک

نبی ہوں گے ۔ جو عرب میں ظاہر ہوں گے ۔ ان کا حلیہ ایسا اور ایسا ہوگا ۔ اپنے باپ کے مرنے پر زبیر نے اس کا تذکرہ لوگوں سے کیا ۔ کچھ ہی دن گزرے تھے کہ اس نے مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا چرچا سنا ۔ اس پر اُس نے کتاب میں سے یہ وضاحت مٹا دی اور کہہ دیا کہ اس میں احمدؐ کا ذکر نہیں ہے ۔

(۱۰) یہودان مدینہ | عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ۔ کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے مدینہ اور خیبر کے یہودیوں کے پاس آنحضرتؐ کی صفات، شمائل اور حلیہ موجود تھا اور جانتے تھے کہ مدینہ ان کا دارالہجرت ہوگا ۔ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو علمائے یہود نے کہا ۔ کہ آج شب احمدؐ پیدا ہوگئے ۔ دیکھو یہ ستارہ نکل آیا ۔ جب آپ نبیؐ ہوئے تو انہی لوگوں نے کہا کہ احمدؐ نبی ہو گئے ۔ وہی ستارہ طلوع ہوگیا ۔ جو کسی نبی کے مبعوث ہونے کے وقت طلوع ہوا کرتا تھا ۔ وہ لوگ اس کو پہچانتے تھے ۔ آپؐ کا ذکر پڑھا کرتے تھے اور آپؐ کی صفت بیان کیا کرتے تھے ۔ اگرچہ کئی یہودی عالم آپؐ پر ایمان لائے ۔ لیکن اکثر نے حسد کے مارے انکار کر دیا

(ابن سعد)

۱۱ ابن الہیبان یہودی بزرگ کی شہادت

ابن الہیبان شام کا ایک بزرگ یہودی تھا ۔ اسلام سے چند سال پہلے مدینہ آ گیا ۔ لوگ بارش کے لئے اور دیگر مصائب میں اس سے دعا کرواتے اور وہ قبول ہوتی ۔ بہت بوڑھا ہوگیا ۔ جب وفات کا

وقت قریب آیا۔ تو ایک دن یہود سے کہا۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ مجھے کس چیز نے شراب اور خمیری روٹی کے ملک سے تکلیف اور بھوک کے ملک کی طرف نکالا؟

لوگوں نے کہا۔ "اے ابو عمیر! تم ہی بہتر جانتے ہو"؟

اس نے کہا۔ میں اس زمین میں محض اس لئے آیا کہ ایک نبی کے خروج کا انتظار کروں۔ جس کا زمانہ تم پر آگیا ہے۔ یہی شہر ان کی ہجرت گاہ ہے اور مجھے امید تھی کہ میں ان کو پاؤں گا۔ اور ان کی پیروی کروں گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ تم لوگ اگر ان کے بارے میں سنو تو کسی دوسرے کو ان پر ایمان لانے میں سبقت نہ لینے دینا۔

وہ مر گیا۔ جب وہ رات آئی کہ صبح کو آنحضرتؐ کو بنی قریظہ پر فتح حاصل ہوئی تو ثعلبہ و اسید فرزندان سعید اور اسید بن عبید نے جو نوجوان تھے نبی کریمؐ کو دیکھ کر کہا۔ کہ اے گروہ یہود! اللہ کی قسم یہ تو وہی شخص ہے۔ جس کا وصف ہم سے ابو عمیر نے بیان کیا تھا۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو۔ اور ان کی پیروی کرو۔ چنانچہ وہ ایمان لے آئے مگر قوم نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا (ابن سعد)

(۱۳) **بُت کی شہادت**۔ محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایک ماہ قبل ہم لوگ بوانہ بت کے پاس بیٹھے تھے۔ اونٹوں کی قربانی دی تھی۔ اتفاق سے ایک بت کے پیٹ سے ایک شور کرنے والا شور کرنے لگا۔ کہ ایک عجیب بات سنو۔ وحی کا چرانا بند ہو گیا۔ اور ہمیں شہاب (انگارے)

مارے جاتے ہیں ۔ ایک نبی کی وجہ سے جو مکہ میں ہوں گے اور ان کا نام
احمدؐ ہوگا ۔ اور ان کی ہجرت گاہ یثرب ہوگی ۔ (ابن سعد)

(۱۴) غیبی آواز

المنفر بن سفیان الہذلی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ۔ کہ ہم لوگ اپنے ایک قافلے کے ہمراہ ملک شام روانہ ہوئے ۔ جب زرقا اور معان کے درمیان پہنچے تو سستانے کے لئے رات کو مقیم ہو گئے ۔ اتفاق سے ایک سوار کہہ رہا تھا ۔
" اے سونے والو ! بیدار ہو جاؤ ۔ یہ وقت سونے کا نہیں ۔ احمدؐ ظاہر ہو گئے ہیں اور جن پورے طور پر کھدیڑ دیئے گئے ہیں "
ہم پریشان ہوئے مکہ لوٹے ۔ تو دیکھا کہ قریش میں ایک نبی جن کا نام احمدؐ ہے کے دعوے پر گھر گھر اختلاف پایا جاتا ہے ۔
(ابن سعد)

۱۵ - ایک تاجر یہودی کی شہادت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ سے مروی ہے ۔ مکہ میں ایک یہودی تاجر تھا ۔ جس شب آنحضرتؐ پیدا ہوئے ۔ وہ قریش کی ایک مجلس میں گیا اور پوچھا کہ قریش میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے ۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آنحضرتؐ کی ولادت ہوئی ہے ۔ آپؐ کو یہودی کے پاس لے جایا گیا ۔ اس نے آپؐ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی ۔ تو غش کھا گیا ۔ جب ذرا سنبھلا تو بتایا ۔ کہ نبوت بنی اسرائیلی کے گھرانے سے چلی گئی ۔ اور ان کے ہاتھوں سے کتاب اللہ بھی جاتی رہی ۔

یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ جو عود بنی اسرائیل کو ختم کر دے گا۔ احبار پر غالب آئے گا۔ اے گروہ قریش! کیا تم خوش ہوئے۔ خبردار! واللہ وہ تم کو ایسا غلبہ دے گا۔ جس کی خبر مشرق سے مغرب تک جائے گی"

(ابن سعد)

ہم نے آپؐ کے بارے میں بہت سی قبل از وقت اطلاعات میں سے چند کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اس ضمن میں بے شمار روایات موجود ہیں۔

آنحضرتؐ کی خرقِ عادات برکات و نوازشات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کے بے اندازہ آثار کتب احادیث و سیرت میں ملتے ہیں۔ ایسی نوازشات کا تعلق زیادہ تر صحابہؓ کرامؓ کی ذات سے تھا۔ تاکہ ان پر سماوی عنایات کا نزول ہو۔ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔ جب کبھی انہیں کوئی مشکل پیش آتی تو حضور اکرمؐ کی خدمت میں درخواست کرتے۔ تو آپؐ کی دعا اور توجہ سے وہ مرحلہ بآسانی طے ہو جاتا تھا۔ ذیل میں مختلف برکات میں سے ہر ایک کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ شفائے امراض

انبیاء دراصل روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آتے ہیں۔

تاہم چونکہ انبیاء اللہ کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ جس طرح چاہے مرض کو شفا بخشے۔ اس لئے وہ انبیاء کی عظمت اور تعلق باللہ کو ظاہر کرنے کے لئے ان کے وسیلے سے جسے چاہے شفا دیتا ہے۔ یہاں ہم آں حضرتؐ کی سیرت کے چند واقعات درج کرتے ہیں۔ جن سے آپؐ کے شافی الامراض ہونے پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱)۔ حضرت علیؓ کی آنکھوں کا اچھا ہونا

جنگِ خیبر میں آں حضرتؐ نے سیدنا علیؓ کو بلایا کہ علم بردار اسلامی لشکر کا بن کر کافروں کے ساتھ جہاد کریں۔ انہوں نے آشوب چشم کی شکایت کی۔ مسلم بن اکوع ان کا ہاتھ تھام کر لائے آنحضرتؐ نے لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگا کر دم کیا۔ حضرت علیؓ نے اسی وقت کلی شفا پائی اور جہاد کر کے فتح یاب ہوئے

(مسند احمد بن حنبل)

(۲) حضرت عبداللہ بن عتیک قلعہ میں داخل ہو کر ابو رافع یہودی کو قتل کر کے لوٹے تو سیڑھیوں پر سے قدم پھسلنے سے ان کی ٹانگ کو سخت چوٹ لگی۔ ساتھی اٹھا کر خدمتِ نبویؐ میں لائے۔ آپؐ نے اس پر دستِ مبارک پھیرا تو یوں معلوم ہوا۔ کہ چوٹ آئی ہی نہ تھی۔ (بخاری باب قتل ابی رافع)

(۳)، تلوار کا زخم اچھا ہونا

(ز، ک) غزوہ خیبر میں جناب مسلم بن اکوعؓ کی ٹانگ پر گہرا زخم آیا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو مسلمؓ آنحضرتؐ

کے پاس آئے۔ آپؐ نے زخم پر تین بار دم کیا۔ زخم مندمل ہوگیا اور تکلیف جاتی رہی۔ اور صرف زخم کا نشان رہ گیا۔
(صحیح بخاری غزوہ خیبر)

(ب) جنگِ حنین میں حضرت خالدؓ بن ولیدؓ کے پاؤں پر زخم آیا۔ لڑائی ختم ہونے پر آں حضرتؐ ان کے ڈیرے پر گئے۔ دیکھا کہ وہ کجاوے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے زخم پر نگاہ ڈالی اور اس پر لعابِ دہن لگایا۔ تو زخم اچھا ہوگیا۔
(مسند ابن حنبل)

(۴) **اندھے کا اچھا ہونا**۔ ایک اندھے نے آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دکھوں کی داستان سنائی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ چاہو تو دعا کروں اور چاہو تو صبر سے کام لو۔ اس نے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے دعا مانگو۔ کہ الٰہی! اپنی رحمت والے نبی کے وسیلے سے میری حاجت پوری کر دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔

اسی طرح جنگِ اُحد میں قتادہ بن نعمان کی آنکھ کسی صدمے سے باہر نکل کر رخسار پر لٹک گئی۔ آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ سے آنکھ حلقے میں رکھ دی۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ روشن اور خوب صورت ہوگئی۔ (الخصائص عن طبرانی)

(۵) **بلا کا دور ہونا**۔ آنحضرتؐ ایک سفر میں تھے۔ راستہ میں ایک عورت بچہ اٹھائے سامنے آئی۔ اور عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ اسے دن میں کئی بار کسی بلا کا دورہ ہوتا ہے۔ آپؐ نے بچہ کو اٹھا کر

لجا دہ کے سامنے رکھا۔ اور تین بار کہا "اے اللہ کے دشمن نکل میں اللہ کا رسول ہوں"۔ پھر لڑکے کو اٹھا کر عورت کے حوالے کر دیا۔ سفر سے لوٹے تو وہ عورت دو دنبے لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ یہ ہدیہ قبول کیجئے۔ اللہ کی قسم آپؐ کے جانے کے بعد پھر وہ بلا بچے کے پاس نہیں آئی۔ آپؐ نے ایک دنبہ رکھ لیا اور دوسرا واپس کر دیا (دارمی)

(۶) گونگے کا بولنا۔ حجۃ الوداع میں ایک عورت اپنا بچہ خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوئی۔ اور عرض کی کہ یہ بولتا نہیں آپ نے پانی منگوایا۔ ہاتھ دھویا اور کلی کی اور فرمایا یہ پانی اسے پلا دو اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ چنانچہ آپؐ کی رحمت سے بچہ بالکل تندرست ہو گیا اور باتیں کرنے لگا

(سنن ابن ماجہ)

۷ قوتِ حافظہ کی بحالی۔ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کو آپؐ نے طائف کا عامل مقرر کیا۔ انہوں نے وہاں سے آکر بیان کیا۔ کہ یا رسول اللہ مجھے یہ مرض ہو گیا ہے۔ کہ نماز میں بھول جاتا ہوں کہ کیا پڑھا ہے۔ آپؐ نے پاس بلا کر سینے پر ہاتھ مارا اور منہ میں دم کیا۔ پھر یہ حالت جاتی رہی۔

(سنن ابن ماجہ)

۸۔ بیمار کا تندرست ہونا۔ ایک بار حضرت علیؓ اس قدر بیمار ہوئے کہ موت کی دعا کرنے لگے۔ آپؐ کا ادھر سے گزر ہوا۔ اور حضرت علیؓ کو ایسی دعا سے منع کیا۔ پھر دعائے صحت کی۔ مرض جاتا رہا۔ اور اس کی

تکلیف پھر کبھی نہ ہوئی۔

(جامع ترمذی)

۹۔ **جلے ہوئے بچّے کی صحت یابی** ۔ محمد بن حاطب ایک صحابی ہیں بچپن میں والدہ کی گود میں تھے۔ کہ ماں کی گود سے اچھل کر آگ میں گر پڑے اور جسم کا کچھ حصہ جل گیا۔ آپؐ نے دعا کی اور زخم پر لعابِ دہن لگایا۔ تو بچہ فی الفور تندرست ہو گیا

(مسند ابو داؤد)

۱۰۔ **جنون دُور ہوتا** ۔ ایک شخص نے خدمتِ نبویؐ میں عرض کی۔ کہ میرے بھائی کو مرضِ جنون ہے۔ اس کے لئے دعا کیجئے۔ آپؐ نے اسے بلا بھیجا۔ وہ آیا تو آپ نے قرآن حکیم کی آیات پڑھ کر جھاڑ دیا۔ وہ کھڑا ہوا تو اس پر جنوں کا کوئی اثر نہ تھا (سنن ابن ماجہ)

(ب) پانی اور دُودھ میں برکت

۱۔ **مشکیزہ میں پانی کا جوش مارنا** ایک سفر میں پانی ختم ہو گیا۔ لوگوں نے تیمم کر کے صلوٰۃ ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے چند صحابہؓ کو پانی کی تلاش میں روانہ کیا۔ انہیں فاصلے پر ایک عورت نظر آئی۔ جو اونٹ پر پانی کے دو مشکیزے لئے جا رہی تھی۔ صحابہؓ اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں لے آئے۔ آنحضرتؐ نے مشکیزوں کو چھو دیا۔ آپؐ کے ہاتھ کی برکت سے مشکیزوں سے اتنا پانی نکلا۔ کہ چالیس آدمیوں نے اسے سیر ہو کر

پیا۔ اپنے مشکیزے اور برتن بھر لئے۔ اور عورت کے مشکیزے بدستور بھرے تھے۔ پھر آپؐ نے اس عورت کو کھجوریں اور روٹیاں دیں۔ وہ قبیلے میں آئی اور کہا کہ میں نے اتنا عظیم جادوگر نہیں دیکھا۔ اس عورت کی ترغیب سے تمام قبیلہ ایمان لے آیا۔

(صحیح بخاری باب علامات النبوۃ)

۲۔ **انگلیوں کی برکت** ۔ ایک بار صلوٰۃ کا وقت آیا۔ کچھ لوگ گھروں سے وضو کر آئے۔ کچھ بلا وضو رہ گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا برتن لایا گیا۔ اس کا منہ تنگ تھا۔ اس لئے آپ نے اس میں انگلیاں ڈالیں اور برتن کا پانی موجود استی آدمیوں کے وضو کے لئے کافی نکلا۔

(صحیح مسلم باب معجزات)

۳۔ **انگلیوں سے پانی کا چشمہ بہہ نکلا** ۔ حدیبیہ کے میدان میں صحابہ کرامؓ پیاس سے بے تاب ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چمڑے کے ایک برتن میں پانی تھا۔ آپؐ نے اس سے وضو کیا۔ صحابہؓ پانی کے لئے آپؐ کی طرف لپکے۔ بے تابی کی وجہ معلوم کر کے آنحضرتؐ نے برتن کے اندر انگلیاں ڈال دیں۔ انگلیوں میں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ جس سے پندرہ سو صحابہؓ نے وضو کیا اور سیراب ہو کر پانی پیا۔

(بخاری باب معجزات)

۴۔ **کلی سے پانی میں اضافہ** :۔ ایک دوسرے موقعہ پر صحابہؓ کو پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑا۔ وہاں قریب ہی ایک کنواں تھا۔ جو استعمال سے خشک ہو چکا تھا۔ اصحابؓ کی بے قراری دیکھ کر آنحضورؐ

نے منہ میں پانی لیا اور کوئیں میں کلی کر دی۔ تھوڑی ہی دیر میں اتنا پانی بھر گیا کہ پندرہ سو کے قریب صحابہؓ اور ان کے اونٹ سیراب ہو گئے

۵۔ ایک سفر میں حضور اکرمؐ نے حضرت جابرؓ سے پانی طلب کیا۔ انہیں تلاش کے باوجود پانی نہ ملا۔ ایک انصاریؓ حضور اکرمؐ کے لئے ٹھنڈا پانی رکھا کرتے تھے۔ اتفاق سے ان کے برتن میں بھی صرف تھوڑا پانی تھا۔ آپؐ نے وہ برتن منگوایا۔ اسے ہاتھ میں لے کر کچھ پڑھا۔ اور اسے طشت کے اندر رکھ کر جابرؓ سے فرمایا۔ کہ پانی آپؐ کے ہاتھ پر انڈھیلیں۔ حضرت جابرؓ کا بیان ہے۔ کہ پہلے آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی امنڈا۔ پھر طشت بھر گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ پانی سے سیراب ہو گئے۔ اس کے بعد آپؐ نے طشت میں سے ہاتھ نکال لیا۔ تو طشت بدستور بھرا کا بھرا تھا۔

(مسلم باب معجزات)

۶۔ **ایک اور واقعہ** :۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ معجزات کو برکت سمجھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بار ہم لوگ آنحضورؐ کے ساتھ سفر میں تھے۔ پانی کی کمی کی شکایت ہوئی۔ تو آپؐ نے بچے ہوئے پانی کو طلب فرمایا۔ ایک برتن میں پانی آپؐ کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔ "وضو کے مبارک پانی کی طرف دوڑو۔ اللہ کی طرف سے برکت ہوگی۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کی انگلیوں کے درمیان پانی اُبل رہا ہے۔

(بخاری باب علامات النبوۃ)

۷۔ دودھ میں برکت: ایک دن حضرت ابوہریرہؓ بھوک کی شدت سے بے تاب تھے۔ آنحضرتؐ نے دیکھا تو ساتھ گھر لے آئے۔ گھر میں دودھ کا ایک ہی پیالہ تھا۔ آپؐ نے ابوہریرہؓ سے فرمایا۔ کہ تمام اصحاب صفہ (مسجد میں رہنے والے فقراء) کو بھی بلالاؤ۔ ابوہریرہؓ کو محسوس ہوا۔ کہ اب انہیں کیا ملے گا؟ تاہم تعمیل ارشاد کی۔ سب جمع ہو گئے۔ تو ابوہریرہؓ کو حکم دیا۔ کہ سب کو دودھ پلائیں۔ انہوں نے پلانا شروع کیا۔ مگر پیالہ ہر بار لبالب بھرا ہوتا تھا۔ سب سیراب ہو چکے۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا۔ آؤ اب تم اور میں ہی باقی ہیں۔ پھر ابوہریرہؓ کو پینے کو کہا۔ آپؐ انہیں متواتر پلاتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ خود بول اٹھے کہ اب گنجائش نہیں۔ اور اس کے بعد حضور اکرمؐ نے خود پیالہ لیا اور جو بچا تھا۔ بسم اللہ کہہ کر نوش کر گئے۔

(بخاری کتاب الرقاق)

۸۔ آنحضرتؐ ہجرت کے سفر میں ام معبدؓ کے خیمے کے پاس سے گزرے اور کچھ کھانے پینے کو طلب کیا۔ اس نے عذر پیش کیا۔ خیمے میں ایک دبلی پتلی بکری بندھی تھی۔ آپؐ نے اسے دوہنے کی اجازت چاہی۔ ام معبدؓ نے عرض کی۔ کہ حضورؐ دودھ نظر آتا ہے تو بصد شوق دوہ لیجئے۔ آپؐ نے برتن لیا اور دوہنا شروع کیا۔ اتنا دودھ نکلا کہ آپؐ، ابوبکر صدیقؓ اور خود ام معبدؓ نے سیر ہو کر پیا۔ پھر پاس پڑے ہوئے برتن بھی بھر گئے تو آپؐ وہاں سے رخصت ہو گئے

(ابن سعد)

- - -

۹۔ گھی کی مقدار میں برکت

ام مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن میں ہدیہ کے طور پر گھی بھیجا کرتی تھیں۔ جب ان کے بچے سالن مانگتے اور گھر میں نہ ہوتا۔ تو وہ اس برتن کو اٹھا لاتیں۔ جس میں حضور اکرمؐ کو گھی بھیجا کرتی تھیں۔ تو اس میں ضرورت کے مطابق گھی نکل آتا۔ ایک دن انہوں نے برتن کو نچوڑ لیا۔ تو گھی ملنا بند ہو گیا۔ آں حضرتؐ کی خدمت میں آکر ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"اگر تم نے اس کو نچوڑ نہ لیا ہوتا۔ تو ہمیشہ اس میں سے گھی نکلا کرتا۔"

(صحیح مسلم۔ باب معجزات)

۱۰۔ مشک سے دودھ اور مکھن نکلنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو کسی کام سے بھیجا۔ ان دونوں نے عرض کی "ہمارے پاس زادِ راہ نہیں" فرمایا۔ مجھے ایک مشک لا دو۔ وہ مشک لائے اور آں حضرتؐ کے ارشاد سے اسے پانی سے بھر دیا۔ آپؐ نے اس میں ڈاٹ لگا دی اور فرمایا تم دونوں جاؤ یہاں تک کہ فلاں فلاں مقام تک پہنچو۔ اللہ تم دونوں کو رزق دے گا۔

وہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ مقررہ مقام تک جا پہنچے تو ان کی مشک کھل گئی۔

اس میں سے بکری کا دودھ اور مکھن نکل آیا۔ دونوں نے کھایا اور پیا۔ یہاں تک کہ شکم سیر ہو گئے۔

(ابن سعد)

ج - کھانے میں برکت

۱۔ تھوڑا سا کھانا ستّر صحابہؓ نے کھایا

ایک دفعہ حضرت ابو طلحہؓ نے آں حضرتؐ پر بھوک کے اثرات دیکھے۔ تو چند جَو کی روٹیاں حضرت انسؓ کے ہاتھ آپؐ کی خدمت میں بھیجیں۔ آپؐ صحابہؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ انسؓ سے پوچھا کہ ابو طلحہؓ نے تمہارے ہاتھ کھانا بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا: "ہاں"۔ آپؐ صحابہؓ کے ساتھ اٹھ کر ابو طلحہؓ کے ہاں گئے۔ ابو طلحہؓ نے بڑھ کر خوش آمدید کہا۔ تو آں حضرتؐ نے فرمایا۔ جو کچھ تمہارے پاس کھانے کو ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کیں۔ جو انسؓ کے پاس تھیں۔ آپؐ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کیا گیا۔ ام سلیمؓ نے اس پر گھی انڈیل دیا۔ اب آپؐ دس دس صحابہؓ کو بلاتے وہ شکم سیر ہوتے جاتے۔ حتیٰ کہ ستّر افراد نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔

(صحیح بخاری علامات النبوّۃ)

۲۔ چھوہاروں کے ڈھیر میں برکت:

حضرت جابرؓ کے والد یہودیوں کا قرض اپنے ذمہ چھوڑ کر وفات پا گئے۔ جابرؓ نادار تھے اور کھجوروں کی آمدنی قرض کے لئے کافی نہ تھی۔ جابرؓ آں حضرتؐ کے پاس گئے تاکہ باغ میں چلیں اور قرض خواہ آپؐ کو دیکھ کر نرمی سے کام لیں۔ آپؐ باغ میں تشریف لے گئے۔ کھجوروں کے ڈھیر کے گرد چکر لگا کر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب قرض کے مطابق کھجوریں لیتے جاؤ۔

آپؐ کی دعا کی تاثیر سے کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی۔ کہ جس قدر کھجوریں قرض میں دی گئیں۔ اسی قدر بچ رہیں۔

(صحیح بخاری)

۳۔ **ایک پیالہ میں برکت**:۔ سمرہ بن جندبؓ کا بیان ہے۔ کہ ہم لوگ دس دس آدمی صبح سے شام تک آنحضرتؐ کے پاس ایک پیالہ میں متواتر کھاتے رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس میں اس قدر اضافہ کیونکر ہوتا جاتا تھا۔ انہوں نے آسمان کیطرف اشارہ کرکے فرمایا: "وہاں سے"

(صحیح مسلم)

(۴) **ایک وسق جَو کی برکت**۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ آں حضرتؐ کا وصال ہوا۔ تو چند وسق جَو کے سوا گھر میں کچھ نہ تھا۔ میں نے اسی کو کھانا شروع کیا۔ تو وہ ختم ہی ہونے کو نہ آتے تھے۔ اس پر ہم نے ان کو تولا۔ تو پھر وہ ختم ہو گیا۔ یعنی اس کی برکت جاتی رہی

(صحیح بخاری و مسلم)

(۵) **کھجوروں میں برکت**:۔ حضرت نعمان بن مقرن صحابیؓ کہتے ہیں۔ ہم چار سو چودہ آدمی اکٹھے خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور کھانے کی درخواست کی۔ آں حضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ان کو کھانا کھلاؤ حضرت عمرؓ نے عذر کیا۔ کہ گھر میں کوئی فالتو غذا نہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جو کچھ ہے انہیں کھلا دو۔ عمرؓ نے تعمیل ارشاد کی۔ گھر لے جا کر سب کو بٹھایا اور جو کھجوریں گھر میں تھیں لا کر مہمانوں کے آگے رکھ دیں۔ سب نے کھجوریں کھانا شروع کردیں۔ حتیٰ کہ سب کے پیٹ بھر گئے۔ تو بھی کچھ کھجوریں بچ گئیں۔

(مسند احمد)

اس توشہ دان ہمیشہ بھرا رہتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو ایک توشہ دان کا ہمیشہ افسوس رہتا۔ لوگوں نے دریافت کرنے پر بتایا۔ ایک غزوہ پر رسد ختم ہو گئی۔ آں حضرتؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہؓ تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کی کہ کچھ کھجوریں ہیں۔ میں نے پیش کیں تو آپؐ نے ایک خوان پر ڈال دیں۔ کل اکیس کھجوریں تھیں۔ آپؐ ایک ایک کھجور پر اللہ کا نام پڑھ کر رکھتے جاتے۔ پھر آپؐ نے سب اصحابؓ کو بلایا اور حکم دیا کہ دس دس اشخاص آ کر کھانے میں شریک ہوں۔ چنانچہ اس طرح لوگ آتے رہے۔ حتیٰ کہ سب شکم سیر ہو گئے۔ اور کچھ کھجوریں بچ بھی گئیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان پر میرے لئے برکت کی دعا کیجئے۔ آپؐ نے دعا کی۔ میں نے ان کو توشہ دان میں ڈال لیا۔ ان کی برکت یہ تھی۔ کہ جب میں ہاتھ ڈالتا تو اس میں سے کچھ کھجوریں نکل آتیں اور پچاس وسق تو میں نے اس میں سے راہِ خدا میں خیرات کیں۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ تک میں اس میں سے کھاتا رہا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے ہنگامہ میں جہاں اور چیزیں گئیں۔ توشہ دان بھی جاتا رہا۔

۷۔ آدھ سیر آٹے اور ایک بکری میں برکت:۔

ایک سفر میں ایک سو تیس (۱۳۰) آدمیوں کی جماعت آنحضرتؐ کے ہمراہ تھی۔ آپؐ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کا سامان ہے؟ ایک شخص ایک صاع آٹا لایا۔ وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک کافر بکریاں چراتا ہوا آیا۔ آپؐ نے اس سے ایک بکری خرید فرمائی۔ اور ذبح کرنے کے بعد کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اور ہر شخص کو حصہ دیا۔ گوشت تیار ہوا تو پیالوں میں بھر اگیا۔

سب کے سب کھا کر آسودہ ہو گئے اور بچ بھی گیا

(بخاری کتاب الاطعمہ)

۸۔ تھوڑی سی خوراک اور پانی میں برکت۔

ایک سفر میں صحابہؓ نے بھوک سے بے چین ہو کر اونٹنیاں ذبح کرنا چاہیں لیکن آپؐ نے ایک چادر میں زادِ راہ جمع کرنے کا حکم دیا۔ اس خوراک نے صرف اتنی جگہ گھیری جس پر ایک بکری بیٹھ سکتی ہے۔ اور ساتھیوں کی تعداد چودہ سو تھی۔ لیکن تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھا لیا اور اپنے اپنے توشہ دان بھر لئے۔ کھانے کے بعد آپؐ نے پانی طلب فرمایا۔ ایک صاحب ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آپؐ نے اس کو پیالہ میں انڈیل دیا۔ اور چودہ سو آدمیوں نے اس سے وضو کیا۔

(مسلم باب خلط ازواد اذا اقلت)

۹۔ قلیل کھانے میں کثیر برکت:-

آں حضرتؐ نے ام المومنین زینبؓ سے نکاح کیا۔ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ نے تھوڑا سا کھانا طشت میں ڈال کر خدمتِ نبویؐ میں بھیجا۔ حضرت انسؓ کھانا لے کر آئے تو آپؐ نے صحابہؓ کو مدعو کیا۔ کوئی تین سو احباب جمع ہو گئے۔ آپؐ کے حکم سے دس دس آدمی حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور کھانے لگے جب سب کھا چکے، تو کھانا پھر بھی بچ گیا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ جب میں نے طشت کو اٹھا کر رکھا۔ اس وقت کھانا زیادہ تھا۔ یا جب میں نے لوگوں کے سامنے رکھا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب النکاح)

- - -

۱۰۔ کھانے میں حیرت انگیز اضافہ :۔ غزوہ احزاب نے طول کھینچا آنحضرتؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے چہروں پر بھوک کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت جابرؓ نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ سخت بھوکے ہیں۔ گھر آئے تو ایک صاع جو موجود تھے۔ ایک بکری ذبح کی۔ بیوی نے ہنڈیا چولہے پر چڑھائی تو حضرت جابرؓ آں حضرتؐ کے پاس پہنچے۔ اور کان میں کہا۔ کہ آپؐ کے لئے کھانے کا انتظام کیا ہے۔ چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلئے۔ لیکن آپؐ نے اعلان کیا۔ کہ جابرؓ نے تمام اہلِ خندق کی دعوت کی ہے۔ اور جابرؓ سے کہا۔ جب تک میں نہ آؤں۔ ہنڈیا چولھے سے نہ اُتارنا۔ جابرؓ نے گھر آکر ذکر کیا۔ تو بی بی بہت پریشان ہوئی۔ آپؐ آئے۔ تو بی بی نے آٹا حاضر خدمت کیا۔ حضور اکرمؐ نے دونوں میں لعاب دہن ڈالا۔ دعائے برکت دی۔ اور روٹی پکانے اور سالن ڈالنے کو کہا۔ کم و بیش ایک ہزار آدمی نے کھانا کھایا۔ مگر گوشت اور آٹے میں کمی نہ آنے پائی۔ (بخاری غزوۂ خندق)

(ج)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں برکت

۱۔ قبیلہ دوس کا مسلمان ہونا۔

حضرت طفیل بن عمرو قبیلہ دوس کے سردار تھے۔ قرآن سن کر ایمان لائے۔ ان کی تبلیغ کے باوجود قبیلہ ایمان نہ لایا۔ آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میرے قبیلے کے بارے میں بد دعا کیجئے۔ آں حضرتؐ نے ہاتھ

اٹھا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ اھدِ دوساً واٰتِ بھم۔ (اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو لا)

اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ حضرت طفیلؓ نے واپس جا کر پیغامِ اسلام دیا۔ تو قبیلہ نے قبول کیا۔ اور مسلمان ہو کر خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد قصہ دوس)

۲۔ آپؐ کی دعا سے عمرؓ کا اسلام لانا:۔

مکہ میں عمرو ابن الحکم (ابوجہل) اور عمرو ابن الخطاب بہت طاقت ور معزز اور رعب والے تھے۔ اور ابوجہل کی وجہ سے تو آں حضرتؐ کی مخالفت شدید تھی۔ ان حالات میں حضورؐ نے دعا فرمائی۔ کہ "الٰہی! ابوجہل اور عمر میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ اس سے اسلام کو طاقت بخش" حضرت عائشہؓ کی روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کا نام لے کر دعا فرمائی تھی۔ ابھی چند ہی روز گزرے تھے۔ کہ حضرت عمرؓ ایک شب حرم کعبہ میں طواف کے لیے گئے۔ آنحضورؐ کو تنہائی میں قرآن پڑھتے سنا۔ کلامِ الٰہی دل میں اتر گیا۔ اور اسی وقت آپ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عمر ابنِ الخطابؓ کے ایمان لانے سے اسلام کو جو تقویت ملی۔ تاریخ کے اوراق اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتے۔

(جامع ترمذی، مسند احمد)

۳۔ آنحضرتؐ کی دعا سے موسلا دھار بارش

ایک بار مدینہ اور اطرافِ مدینہ میں بارش نہ ہوئی۔ سخت قحط پڑا۔ آنحضرتؐ خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے عرض کی۔

یا رسولؐ اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے۔ لوگ بھوکوں مر گئے۔ اللہ سے دعا کیجئے۔ ہمیں سیراب کرے۔ آپؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ یہ اثر ہوا کہ پہلے آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا۔ اب ایک آندھی چلی بادل امنڈ آئے اور آسمان کا دہانہ کھل گیا۔ لوگ مسجد سے نکلے تو گھروں تک بھیگتے ہوئے پہنچے۔ ایک ہفتہ تک متصل پانی برستا رہا۔ یہاں تک کہ لوگ گھبرا اٹھے۔ اور دوسرے جمعہ کو کسی نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ! مکانات گر گئے، دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔ آنحضرتؐ مسکرائے اور دعا فرمائی۔ بادل چھٹ گئے اور مدینہ تاج کی طرح چمک اٹھا۔

(صحیح مسلم۔ باب صلواۃ الاستسقاء)

۴۔ عبداللہ بن عباسؓ کے حق میں دعائے علم

ایک بار آپؐ قضائے حاجت کے لئے گئے۔ عبداللہ بن عباسؓ (حضورؐ کے چچازاد بھائی) ابھی نوعمر تھے۔ انہوں نے پہلے ہی پانی بھر کر رکھ دیا۔ آپؐ نے خوش ہو کر دعا دی۔ کہ الٰہی تو عبداللہ کو قرآن کا علم دے۔ چنانچہ ان کو یہ درجہ حاصل ہوا۔ کہ انہوں نے حبر الامت (علامہ دین) کا خطاب پایا۔

(مسلم فضائل عبداللہ)

۵۔ حضرت سعدؓ بن وقاصؓ کی صحت یابی کی دعا

حضرت سعدؓ کہتے ہیں۔ کہ میں حضورؐ کے ہمراہ مکہ گیا۔ وہاں جا کر اتنا بیمار ہوا۔ کہ زندگی کی امید نہ رہی اور وصیت کی تیاری کی۔ حضورؐ

عیادت کو آئے تو عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس سرزمین میں مرتا ہوں۔ جہاں سے ہجرت کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں انشاء اللہ پھر تین بار دعا کی کہ الٰہی سعدؓ کو شفا دے۔ سعدؓ کو شفا دے۔ سعدؓ کو شفا دے۔ چنانچہ اللہ نے شفا دی۔ آنحضورؐ کے بعد کئی سال تک زندہ رہے۔ اور ایران کو فتح کیا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الوصیۃ)

۶۔ عروہؓ کے کاروبار میں برکت

ایک بار حضرت عروہؓ کو ایک دینار دیا کہ اس کی ایک بکری خرید لائیں۔ انہوں نے اس سے دو بکریاں خرید لیں۔ ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا۔ اور آپؐ کی خدمت میں دوسری بکری اور دینار کو پیش کیا۔ آپؐ نے خوش ہو کر ان کی خرید و فروخت کے معاملے میں برکت کی دعا کی۔ اور اس کا یہ اثر ہوا۔ کہ اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے۔ تو اس میں نفع ہوتا تھا۔

(بخاری باب علامات النبوۃ)

۷۔ **سواری کی قوت پانا۔** حضرت جریرؓ ایک صحابی تھے۔ گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر نہ بیٹھ سکتے تھے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے انہیں ذی الخلیفہ کا بت خانہ گرانے کے لئے بھیجنا چاہا۔ انہوں نے شکایت کی۔ کہ حضورؐ میں گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ حضور اکرمؐ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور دعا دی کہ الٰہی اس کو گھوڑے پر بیٹھنے کی قوت دے۔ اور اس کو ہادی و مہدی بنا۔ چنانچہ وہ گئے

اور بتخانہ کو آگ لگا کر آئے

(مسلم ۔ فضائلِ جریرؓ بن عبداللہ بجلی)

۸ ۔ بیمار کا شفا پانا ۔ نبی اکرمؐ ایک صحابی کی عیادت کو گئے ۔ جو کمزوری سے چُور تھے ۔ آپؐ نے دریافت کیا ۔ کیا تم صحت کے لئے اللہ سے دعا کیا کرتے تھے ۔ انہوں نے کہا ۔ ہاں ۔ میں اللہ سے دعا کرتا تھا ۔ کہ جو عذاب مجھے آخرت میں دینا ہے ۔ دنیا ہی میں دے دے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ تم دنیا کے عذاب کے تو متحمل نہیں ہو سکتے ۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی ۔ "اے اللہ ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ۔"

اس کے بعد آپؐ نے درگاہِ الٰہی میں دعا کی اور اسے شفا نصیب ہوئی

(مسلم کتاب الدعوات)

۹ ۔ اونٹ کی تیز رفتاری ۔ ایک غزوہ میں حضرت جابرؓ کی سواری کا اونٹ اس قدر تھک گیا تھا کہ قریب چلنے سے رہ گیا ۔ آپؐ نے دیکھا تو دعا دی اور اب وہ اس قدر تیز ہو گیا ۔ کہ دوسرے اونٹوں سے آگے رہتا تھا ۔ حضورؐ نے آکر پھر دریافت کیا ۔ کہ جابرؓ اب کیا حال ہے ۔ عرض کی کہ آپؐ کی دعا کی برکت قبول ہوئی ۔"

(بخاری کتاب الجہاد)

۱۰ ۔ حضرت امِ حرامؓ کے حق میں دعائے شہادت

ایک روز آپؐ امِ حرامؓ کے ہاں تشریف لے گئے ۔ اُس نے آپؐ

کو کھانا کھلایا۔ آپؐ استراحت کے لئے لیٹ گئے تو نیند آگئی۔ تھوڑی دیر بعد آپؐ ہنستے ہوئے بیدار ہو گئے۔ تو ام حرامؓ نے ہنسی کی وجہ پوچھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں سے مجاہدین کا ایک گروہ میرے سامنے پیش کیا گیا۔ جو جہاز پر سوار ہو کر اس طرح چلے۔ جس طرح تخت پر بادشاہ ام حرامؓ نے درخواست کی۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ "میں بھی ان ہی میں سے ہوں"۔ چنانچہ آپؐ نے دعا فرمائی۔ اور
حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ خلافت میں ان کو بحری جنگ میں شرکت کا موقعہ ملا۔ چنانچہ وہ جہاز سے اتر کر خشکی پر آئیں۔ تو سواری سے گر کر درجہ شہادت حاصل کیا

(بخاری کتاب الجہاد)

---

(۲۱)۔ اشیاء میں اثر

انبیاء کی موجودگی صحبت اور توجہ کا اثر بے جان اشیاء میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا عصا سانپ بن گیا۔ اور رسیوں کو نگل گیا۔ پانی خون میں بدل گیا۔ چٹان سے پانی بہنے لگا۔ عصا کی ضرب سے سمندر خشک ہوا۔ اور گریبان سے نکالنے کے بعد ہاتھ چمکنے لگا۔ ایسی ہی نشانیاں حضورؐ کو بھی ملی تھیں

۱۔ **منبر کا ہلنا**:۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ جلال و کبریائے الٰہی کا بیان تھا۔ آپؐ خود بہت متاثر تھے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا تو آپؐ دائیں بائیں ہل رہے تھے اور نیچے سے منبر اس زور سے ہل رہا تھا کہ مجھے ڈر ہوا

کہ آپؐ کو سے کر کہیں گر نہ پڑے"

(بخاری، ترمذی ۔ ذکر عبداللہ بن عمرؓ)

---

۲ - **چٹان کا پارہ پارہ ہونا** - غزوۂ احزاب کے موقع پر مسلمانوں نے مدینہ کے باہر دشمن سے بچاؤ کے لئے خندق کھودی ۔ کھدائی کے دوران راہ میں ایک سخت چٹان آگئی ۔ صحابہؓ توڑ نہ سکے ، تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشکل کا ذکر کیا ۔ آپؐ خود وہاں تشریف لے گئے ۔ کدال ہاتھ میں لے کر ایک ضرب لگائی تو وہ چٹان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی

(بخاری غزوہ خندق)

۳ - **درختوں اور پہاڑوں کا سلام** - حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضورؐ کے ساتھ مکہ میں ایک طرف کو نکلا ۔ تو میں نے دیکھا کہ جو پہاڑ اور درخت بھی سامنے آتا ہے ۔ اس سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی ہے ۔ اور میں اس کو سن رہا تھا

(جامع ترمذی)

۴ - **خوشۂ خرما کا چلنا** - آپؐ کی خدمت میں ایک بدو آیا اور کہا کہ مجھے یہ کیونکر یقین ہو کہ آپؐ نبی ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ اگر میں اس خوشہ خرما کو بلالوں ۔ تو تم میری نبوت کی شہادت دو گے ۔ اس نے کہا ۔ ہاں ۔ آپؐ نے خوشۂ خرما کو بلایا ۔ اور وہ درخت سے اتر کر آپؐ کے پاس آیا ۔ اور پھر آپؐ کے حکم سے واپس چلا گیا ۔ یہ معجزہ دیکھ کر بدو فی الفور ایمان لے آیا ۔ (جامع ترمذی)

۵ **درخت کا چلنا**۔ آپؐ ایک سفر میں تھے۔ ایک بدّو پاس سے گزرا۔ آپؐ نے پوچھا۔ تمہیں نیکی کی حاجت ہے۔ اس نے پوچھا کہ نیکی کیا ہے؟ آپؐ نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی۔ بدو نے پوچھا کہ اس کی شہادت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سامنے کا درخت پھر آپؐ کے اشارے پر وادی کے دوسرے کنارے سے درخت چل کر آپؐ کے پاس آیا اور سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپؐ کے ارشاد پر درخت نے تین بار کلمہ پڑھا۔ اور اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ اس پر بدّو نے اسلام قبول کر لیا

(سنن دارمی)

۶۔ **گھوڑے کا تیز رفتار ہونا**۔ ابوطلحہؓ صحابی کا گھوڑا نہایت سست رفتار تھا۔ ایک دفعہ مدینہ میں شور ہوا۔ وجہ معلوم کرنے کے لئے آنحضورؐ نے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کا چکر لگایا۔ آپؐ کی برکت سے وہ اتنا تیز ہو گیا۔ کہ جب آپؐ واپس تشریف لائے۔ تو فرمایا۔ کہ یہ تو دریا ہے۔ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

(بخاری کتاب الجہاد)

۷۔ **اندھیرے میں روشنی ہونا**۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ دو صحابی خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ رات کو دیر تک ٹھہرے رہے۔ واپس ہوئے تو رات بہت اندھیری ہو چکی تھی۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے ان دونوں کے سامنے دو چراغوں کی طرح کوئی چیز روشن ہو گئی۔ جب آگے چل کر دونوں الگ ہو گئے تو ایک روشنی ایک کے ساتھ اور دوسری دوسرے کے ساتھ ہو گئی۔ یہاں تک کہ دونوں گھر

پہنچ گئے ::

(بخاری باب علامات النبوۃ)

۸۔ جانور کا سجدہ کرنا۔ ایک دفعہ ایک انصاری کا اونٹ سرکش ہو گیا تھا۔ لوگوں نے آنحضورؐ سے ذکر کیا۔ حضورؐ نے اونٹ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ تو لوگوں نے روکا۔ کہ یہ اونٹ آدمی کو کتے کی طرح کاٹ کھاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس کا کوئی خوف نہیں۔ یہ کہہ کر آپؐ آگے بڑھے تو اونٹ نے قریب آ کر آپؐ کے سامنے گردن ڈال دی۔ آپؐ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کو پکڑ کر مالک کے حوالے کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ہر مخلوق جانتی ہے۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر گنہ گار اور نافرمان انسان حق نہیں پہچانتا۔

(سنن دارمی)

۹۔ جانور کا آپؐ کے مرتبے کو پہچاننا:۔

ایک دفعہ آپؐ ایک انصاری کے باغ میں گئے۔ ایک اونٹ کھڑا چلا رہا تھا۔ آپؐ کو دیکھ کر وہ بلبلانے لگا۔ اور اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ آپؐ نے قریب جا کر اس کی کنپٹی اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ تو وہ چپ ہو گیا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ یہ کس کا اونٹ ہے؟ مالک کو بلایا گیا۔ تو آپؐ نے اسے فرمایا۔ تم ان جانوروں پر رحم کیا کرو۔ جنہیں اللہ نے تمہارا محکوم بنایا ہے۔ اس اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو۔ اور تکلیف دیتے ہو۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب النفقۃ علی البہائم)

--- --- ---

مزید حیرت انگیز معجزاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) کنکریوں کا ابوجہل دشمن اسلام کے ہاتھ میں رسول کی رسالت پر گواہی دینا

ایک دن ابوجہل حضور پرنور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی مٹھی میں کچھ کنکریاں لے کر آیا۔ کہنے لگا۔ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بتلایئے کہ یہ کیا ہے؟ میرے ہاتھ میں کون چیز چھپی ہوئی ہے۔ آپ تو آسمان تک کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ یہ قریب ترین چیز کون سی اور کتنی بتلاؤ گے؟"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر تو چاہے تو میں بتلاؤں یہ کیا ہیں یا وہ چیزیں خود بول اٹھیں کہ میں سچا پیغمبر ہوں"

ابوجہل بول اٹھا۔ "دوسری بات بہت عجیب ہوگی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تیرے ہاتھ میں چھ پتھریاں ہیں۔ "تو اب ہر ایک سے تسبیح سن لے۔"

اس کی مٹھی میں ہر ایک پتھری بلا توقف کلمہ شہادت پڑھنے لگی۔

لَا اِلٰہَ گفت و اِلَّا اللہ گفت

گوہر احمد رسول اللہ سفت (رومیؒ)

پتھری بنجم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور محمد رسول اللہ کا موتی پرو دیا۔ ابوجہل نے یہ سنا، پتھریوں کو زمین پر دے مارا اور جل بھن کر کہا کہ تم سا کوئی جادوگر نہ ہوگا وہ غضبناک ہوا اور گھر کی راہ لی۔ (مثنوی مولانا رومؒ۔ دفتر اول)

۲۔ لکڑی کے ستون کا آپکے فراق میں رونا اور رسولؐ کا اس سے باتیں کرنا

عالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں ایک لکڑی کے ستون کے ساتھ پشت مبارک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک منبر بنا کر مسجد میں رکھا گیا۔ پھر آپؐ نے اس ستون سے سہارا لینا چھوڑ دیا۔ ستون کو اس امر کا اتنا قلق ہُوا۔ کہ اس نے بچّوں کی طرح رونا اور چلّانا شروع کر دیا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر آئے اور اسے تسلّی دینے کے لئے اپنا دستِ مبارک اس ستون پر رکھ دیا۔ جس سے وہ چُپ ہو گیا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا اگر تو سرسبز ہونا چاہتا ہے تو میں دعا کر کے تجھے سرسبز کر سکتا ہوں۔ یا اگر چاہے تو جنّت کا درخت بن سکتا ہے ستون نے جنّت کا درخت بننا منظور کر لیا۔ پھر آپؐ نے اسے دفن کروا دیا۔

مولانا رومیؒ نے اس طرح بیان کیا :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ستون تو کیا چاہتا ہے :

اس نے کہا۔ آپؐ کے فراق سے جان خون ہو گئی ۔

گفت پیغمبرؐ چہ خواہی اے ستون

گفت جانم از فراقت گشت خوں

پہلے میں آپؐ کا تکیہ گاہ تھا۔ اب آپؐ نے مجھ سے علیحدہ ہو کر منبر کے اوپر تکیہ بنا لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مبارک درخت اگر تو چاہے تو تجھ کو پھر ہری بھری کھجور بنا دیں۔ اگر تو چاہے تو حق تعالے

تجھے اگلے جہان بہشت میں سرو بنا دے

اس ستون نے عرض کیا۔ میں وہ بننا چاہتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دیکھو۔ کس طرح لکڑی کا عصا اژدہا بن گیا۔ اور ستون باشعور یعنی ناطق و عاقل بن گیا۔

چوں عصا شد مار و استن باخبر
معجزہ موسیٰؑ و احمدؐ در نگر

۳۔ کعبہ کے بتوں کا بول اٹھنا۔ آپؐ کی نبوّت کی شہادت دینا

جب مائی حلیمہ سعدیہؓ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ رضاعت کے بعد مکہ معظمہ جناب عبدالمطلب کے حوالہ کرتے آئیں۔ تو وہ کعبتہ اللہ میں پہنچیں۔ انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حطیم میں بٹھلایا تاکہ جناب کے جد امجد کی تلاش کر سکیں۔ تو غیب سے بڑی دلکش اور سریلی آوازیں آئیں۔ اور وہ متواتر آرہی تھیں۔ مائی صاحبہ حیران ہوئیں اور اس جستجو میں لگ گئیں۔ کہ ان کا کھوج چلائیں۔ جب ادھر ادھر گھوم کر واپس آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں نہ پایا۔ سخت سراسیمگی کی حالت میں چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ آپؐ کی آہ وزاری کی انتہا نہ رہی۔ سب لوگ اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ تاکہ معلوم کر سکیں۔ کہ ان کے درد و کرب کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے تمام واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غائب ہو جانے کا سنایا۔ وہ بھی ان کے

شریک غم ہو گئے۔ اسی اثناء میں ایک بوڑھا بزرگ ہاتھ میں عصا لیے ہوئے آگے بڑھا اور مائی حلیمہؓ کو دلاسا دیا اور کہا کہ کعبہ کے اندر ہمارا خدا ہے۔ جسے عزا کہتے ہیں۔ اس نے ہماری ایسے کٹھن موقعوں پر بڑی مدد کی ہے۔

مائی حلیمہؓ نے کہا۔ جلدی کیجئے۔ تاکہ میں اپنے گوہر مراد کو حاصل کر سکوں۔ وہ پیر فرتوت اور مائی حلیمہ دونوں خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ اس بوڑھے بزرگ نے عزا کے بت کے سامنے سجدہ کیا۔ جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک منہ سے نکالا۔ کعبے کے اندر جتنے بت تھے۔ بمعہ عزا کے سرنگوں ہو گئے۔ اور سجدہ ریز ہو گئے۔ یہ عجیب و غریب کیفیت دیکھ کر وہ بوڑھا بزرگ پریشان ہو گیا۔

بتوں نے کہا کہ اے بڈھے جا۔ یہ کیا تلاش ہے۔ اس کی بعثت سے ہمارے زوال کا وقت آنے والا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم روندے اور توڑے جانے والے ہیں۔

دور شو اے پیر فتنہ کم فروز

ہیں ز رشک احمدی ما را مسوز

"اے بڈھے دفع ہو جا۔ سوئے ہوئے فتنے نہ جگا۔ اور ہم کو احمدؐ کے رشک سے مت جلا۔" جب بڈھے نے بتوں سے یہ گفتگو سنی۔ اس نے خوف کے مارے اپنی لاٹھی پھینک دی۔

جب مائی حلیمہؓ نے اس بڈھے کو اس حالت میں دیکھا۔ تو چارہ گری کو کھو بیٹھی۔ اور حیرت در حیرت میں ڈوب گئی۔

اس بڈھے نے کہا۔ کہ حلیمہ خوش ہو۔ شکر کا سجدہ بجا لا۔ غم نہ کر۔ تجھ سے وہ گم نہ ہوگا۔ بلکہ دنیا کی محفل اس میں گم ہو جائے گی۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:۔

زیں رسالت سنگ ہا چوں نالہ داشت
تا چہ خواہد بر گنہگاراں گماشت

جب آں حضرتؐ کی رسالت کی آمد سے پتھر چلا اٹھے۔ تو خیال کرو گنہ گاروں پر کیا کچھ کر گزرے گی۔

جب یہ ہوش ربا خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد جناب عبد المطلب کو پہنچی۔ تو وہ رونے دھونے لگ پڑے، اور اسی درد کی جلن میں کعبہ پہنچے اور ربّ کعبہ کے آگے یوں التجا کی "میں تیری درگاہ میں اس کو اپنا شفیع لاتا ہوں۔ تاکہ تو مجھے اس کا حال بتا دے"

کعبہ کے اندر سے فوراً ندا آئی "کہ وہ ابھی تجھ کو دیدار دکھائے گا"

جناب عبد المطلب نے پوچھا "وہ اب کہاں ہے"

کعبہ کے اندر سے پھر آواز آئی "غم مت کر۔ تجھ کو ابھی شاہِ جہان کا پتہ بتا دیتا ہوں۔ وہ فلاں وادی میں ایک درخت کے نیچے موجود ہے۔"

جناب عبد المطلب تمام سردارانِ قریش کے ساتھ اس مقام پر پہنچے اور اس بے مثل درِ یتیمؐ کی ملاقات سے مشرف و مسرور ہوئے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے کر اپنے گھر مراجعت فرما ہوئے۔

(مثنوی مولانا رومؒ)

ـــــــ

سیلاب کا بند کر دینا

سیلاب کا آنا اور امراء قریش کا سیلاب کو روکنے کے لیے لکڑیاں ڈالنا مگر ناکام ہونا اور مصطفٰے علیہ السلام کا اللہ کے حکم سے سیلاب کو روک دینا۔ اور سرداران قریش پر غالب آنا۔

(مثنوی مولانا روم۔ دفتر چوتھا)

خداوند تعالیٰ کے حکم سے ایک بادل آیا۔ اس سے ایک طوفان بپا ہو گیا۔ اور مکہ کے چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ اس خطرناک سیلاب نے شہر کی طرف رخ کیا اور شہر والے خوف کے مارے چلا اٹھے۔ ہر امیر نے اپنے نیزے اس سیلاب میں ڈال دیئے۔ تاکہ اس معرکہ میں وہ سیلاب کو بند کر دیں۔

لیکن سیلاب کا پانی اتنا تند و تیز تھا۔ کہ نیزوں کو تنکوں کی طرح بہا کر لے گیا۔ وہ سردار حیران و پریشان کھڑے دیکھتے رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی شاخ رو میں ڈالی۔ وہ سیلاب کو عاجز کرنے والی ثابت ہوئی۔ قریش کے تمام نیزے گم ہو گئے لیکن وہ مبارک شاخ البتہ وہ شاخ محافظ بن گئی اور قائم رہی۔ اس شاخ مقدس کی وجہ سے سیلاب نے اپنا رخ سمندر کی طرف پھیر لیا۔ اس طرح شہر مکہ بہہ جانے سے بچ گیا۔ جن رؤسا نے آنحضرت ﷺ کا یہ عظیم معجزہ دیکھا۔ ان میں سے بہت سے ایمان لے آئے۔ لیکن ابوجہل۔ ابولہب اور ابوسفیان حرب جو کہ حاسد تھے۔ وہ بجائے

ایمان لانے کے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر کہنے لگے۔

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کتنی طاقت ور تھی کہ ایک چھڑی نے اتنا کام دیا، جو کہ بڑے سے بڑے لشکر اور ساز و سامان بھی نہ دے سکتے تھے۔

مولانا روم فرماتے ہیں، اگر تم نے نیزے اور چھڑی کو نہیں دیکھا۔ تو دونوں کے نام پہ غور کرو۔ ان کافروں کا نام موت کا سیلاب لے گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور دولت باقی ہیں۔

پنج نوبت مے زنند شں ہر دوام
ہمچنیں ہر روز تا روزِ قیام (رومیؒ)

ترجمہ:۔ ہر روز پنج نوبتیں (اذانیں) ان کے نام کی بجتی ہیں۔ اور اس طرح قیامت تک بجتی رہیں گی۔

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ دیکھیں
اقوامِ عالم یہ نظارہ ابد تک دیکھیں (اقبال)

فریاد بحضور رسول علیہ السلام برائے آب

ایک قافلہ عرب کا پیاس اور پانی نہ ہونے سے قریب المرگ ہو جاتا۔

ایک دفعہ ایک قافلہ ایک بے آب و گیاہ صحرا میں پھنس گیا اور پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے موت کے منہ میں جانے کے قریب تھا۔

اچانک ایسا ہوا۔ فریاد رس دو جہاں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہاں آ نکلے۔ ملاحظہ فرمایا کہ اونٹوں کی زبانیں لٹک رہی تھیں۔ اور قافلہ والے تپتی ہوئی ریت پر گرے ہوئے تھے۔

آپؐ کو ان کے اس حال زار پر رحم آیا۔ حکم فرمایا۔ کہ سامنے کے ٹیلے پر دوڑ کر جاؤ۔ وہاں ایک سیاہ حبشی اونٹ پر پانی کی ایک مشک لا رہا ہے۔ اس حبشی شتربان کو اونٹ سمیت میرے پاس لے آؤ۔ قافلہ والوں نے حکم کی تعمیل کی۔ وہ ٹیلوں کی طرف گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک حبشی غلام اونٹ کے ساتھ جاتا تھا۔ اور ایک پانی کی کھال اس پر لدی تھی۔

غلام کو انہوں نے کہا کہ فخر البشر خیر الوریٰ تمہیں ادھر بلاتے ہیں۔ اس حبشی نے کہا۔ میں نہیں جانتا وہ کون ہے؟ ایک صحابی نے اسے بتلایا۔ وہ چاند کے سے روشن چہرے والے۔ شیریں خصلت والے۔

سیّد و سرور محمدؐ نورِ جان
بہتر و مہتر شفیعِ مجرمان

اس پر وہ غلام بولا۔ کہ شاید وہ کوئی جادوگر ہے۔ اس نے لوگوں کو جادو کے ذریعے زیر کر لیا ہے۔ میں اس کی طرف بالشت بھر بھی نہ جاؤں گا۔ اصحاب کبارؓ اسے کھینچتے ہوئے ادھر لائے۔ وہ حبشی چیخنے چلانے لگا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم جاری فرمایا۔ کہ اہل قافلہ پانی پییں۔ اور اپنے لئے پانی ساتھ بھی لے لیں۔ آپؐ نے اس مشک سے سب کو سیراب کر دیا۔ اونٹوں اور سب لوگوں نے اس میں سے پانی پی لیا۔ قافلہ کے ہر آدمی نے اپنی اپنی پکھال اور مشک بھر لی

مشک تو ایک بہانہ تھی۔ دراصل فضلِ خداوندی کی ایک موج اس کی رحمت کے دریا سے پہنچ رہی تھی۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ پانی آگ پر جوش کھا کر ہوا بن جاتا ہے۔ اور وہ سردی پا کر پانی بن جاتی ہے۔

آب از جوشش ہمی گردد ہوا
واں ہوا گردد ز سردی آب ہا

قافلہ والے اور وہ حبشی غلام اس معجزہ سے حیران رہ گئے اور کہنے لگے۔ یا محمد علیک الصلوٰۃ یہ کس طرح ہوا۔ کہ ایک چھوٹی سی مشک سے اس قدر پانی مہیا کر دیا۔

آپؐ نے غلام سے ارشاد فرمایا۔ کہ تو اپنی مشک کو دیکھ اسی طرح پانی سے بھری ہے۔ تا کہ تو کسی کو برا بھلا نہ کہے۔ وہ حبشی غلام اس معجزے سے حیران و ششدر رہ گیا۔ وہ غلام اس کمال کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ اور اپنے آقا اور اصل مقام کا خیال بھول گیا۔ اور اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ مستغرقِ حق ہو گیا۔ رسول کریمؐ نے اسے اس مقام استغراق سے نکالا۔ اور حکم دیا کہ اپنے گھر واپس جا۔

سیاہ فام حبشی کے چہرے کا رنگ سُرخ و سفید ہو جانا

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو اس غلام نے اپنے چہرہ پر رکھا۔ آپؐ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اس کے سیاہ فام چہرہ پر ملا۔ وہ سیاہ فام زنگی آپؐ کے مبارک و منوّر ہاتھوں کی برکت

سے چودھویں رات کے چاند کی طرح منوّر ہوگیا۔ سیاہی ختم ہوگئی۔ وہ اسی طرح بے سر و پا مست چل پڑا۔ پھر قافلہ کی طرف سے اپنے آقا کی جانب پکھال کے ساتھ دوڑا دوڑا آیا۔

دور سے جب آقا نے اپنے سیاہ فام غلام کو سفید اور گورا دیکھا۔ وہ اسے پہچان نہ سکا اور کہا کہ "اے شخص تو نے میرے غلام کو مار ڈالا۔ اور اس کے اونٹ اور مشک وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اس نے اپنے گاؤں کے لوگوں کو بلایا اور کہنے لگا کہ اونٹ بھی ہمارا ہے۔ پکھال بھی ہماری ہے پھر حبشی غلام کہاں گیا۔ اس شخص کا چہرہ تو چاند کی طرح چمک رہا ہے اس گورے نے اسے شاید مار ڈالا۔ جب وہ نزدیک آیا تو آقا نے پوچھا۔ تو کون ہے؟ وہ میرا غلام کہاں ہے؟ تو نے اسے مار دیا ہے غلام نے جواب دیا۔ میں ہی تو وہ ہوں۔ خداوند کے فضل نے مجھے گورا سفید بنا دیا۔ میں نے ایک صدر نشین کی زیارت کی۔ اس نے مجھے چودھویں کا چاند بنا دیا۔"

اس کا آقا یہی کہتا رہا۔ کہ تو نے میرے غلام کو مار ڈالا اور تو کوئی اور شخص ہے۔ اس پر غلام نے اس زمانے سے لے کر جب کہ اس کے مالک نے خریدا تھا۔ اب تک کے تمام حالات بیان کر دیئے۔ تاکہ اسے یقین آجائے۔ تب اس کے مالک اور گاؤں والوں کو یقین آیا۔ کہ یہ واقعی وہی غلام ہے۔

اور اس کا سیاہ چہرہ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بزرگ و بہتر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز سے سفیدی و سرخی میں تبدیل ہوگیا۔ (از مثنوی رومیؒ)

ایک کافرہ عورت کا اپنے شیر خوار بچے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہونا بچے کا آپؐ کی نبوّت کی شہادت دینا

اسی گاؤں سے جہاں وہ غلام رہتا تھا۔ ایک کافر عورت رسول اللہ کی طرف دوڑی آئی۔ اس کی گود میں دو ماہ کا بچہ تھا۔ عورت ابھی بولنے بھی نہ پائی تھی۔ کہ اس کا بچہ کہنے لگا۔

" یا رسول اللہ آپؐ پر اللہ کا سلام ہو۔ اور ہم آپؐ کے حضور حاضر ہوئے۔

گفت کودک سلّم اللہ علیک
یا رسول اللہ قد جئنا الیک

اس کی ماں نے خفا ہو کر اسے کہا۔ چپ رہ اے ننھے بچے یہ کس نے سکھایا۔ کہ بچپن میں تیری زبان گویا ہو گئی۔

بچے نے جواب دیا "مجھے حق تعالےٰ نے بولنا سکھایا ہے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے"

عورت نے پوچھا۔ "جبرئیل کہاں ہے؟"

وہ بولا "تو اپنے سر پر نہیں دیکھتی" ذرا اوپر کو آنکھ اٹھا۔

عورت نے کہا "تو دیکھ رہا ہے"؟

اس نے کہا۔ ہاں۔ وہ تیرے سر پر چاند کی طرح چمک رہے ہیں وہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بتا رہے ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے شیر خوار بچے تمہارا نام

کیا ہے"؟

اس نے جواب دیا۔ کہ اللہ کے نزدیک میرا نام عبدالعزیز ہے۔ اور ان نالائق لوگوں کے نزدیک عبدالعزیٰ ہے۔ وہ بچہ بولا۔ قسم اس ذات پاک کی جس نے آپؐ کو یہ پیغمبری بخشی۔ میں عزیٰ سے پاک اور بیزار ہوں پھر اس معجزے کی بدولت ایک فرحت بخش خوشبو آئی۔ جس کو اس بچے اور اس کی ماں نے محسوس کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس خوشبو کے بند ہو جانے کے خوف سے اس پہ جان دے دینا بہتر ہے۔

ایک عقاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا

ایک عقاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزہ پاک کو ہوا میں لے جانا اور موزہ کے اندر سے کالا سانپ گر پڑنا

ابھی لوگ اس بچے اور اس کی ماں کی گفت و شنید میں مصروف تھے۔ کہ اذان کی آواز آئی۔ آپؐ نے پانی منگایا۔ اور وضو تازہ کیا۔ جب آپؐ نے پاؤں دھوئے تو ایک عقاب آپؐ کے موزہ کو لے اڑا۔ اسے ہوا میں لے گیا۔ ہوا میں لے جا کر موزہ کو اوندھا کر دیا۔ اس میں سے ایک کالا سانپ گر پڑا۔ اس طرح عقاب نے حضورؐ کی خیر خواہی کی۔ جب سانپ ختم ہو گیا۔ تو اس موزہ کو عقاب واپس لایا۔ اور عرض کی۔ حضرت لیجئے اور نماز کی طرف توجہ کیجئے

پس عقاب آں موزہ را آورد باز
گفت ہیں بستاں و رد سوئے نماز

"میں نے سانپ کے شر سے آپ کو بچانے کی خاطر یہ گستاخی کی ادب سے میں شرمندہ ہوں۔"

پس رسول اللہ نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ہم نے اسے بدسلوکی سمجھا تھا۔ مگر درحقیقت وہ وفاداری تھی۔

گر بلا آید ترا اندوہ مبر
ور زیاں بستی غم او را مخور

اگر کوئی آفت آئے تو غمگین نہ ہو۔ اگر نقصان اٹھاؤ تو اس کا غم نہ کر

حضرت انس رض کا ایک رومال کو تنور میں ڈالنا اور اس کا نہ جلنا

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا مہمان ہوا۔ ان کو کھانا کھلایا۔ کھانے کے بعد دستر خوان کو میلا کچیلا سے زردپایا۔ لونڈی کو انہوں نے کہا کہ اس دستر خوان کو تھوڑی دیر کیلئے تنور میں ڈال دے۔ عقل مند لونڈی نے فوراً ان کے حکم کی تعمیل کی۔ سارے مہمان حیران رہ گئے اور اس انتظار میں تھے کہ اس کے جلنے سے دھواں نمودار ہو۔ جب اسے تنور سے نکالا۔ تو وہ بالکل سفید اور صاف تھا۔ مہمانوں نے دریافت کیا۔ دستر خوان کیوں نہیں جلا۔ اور صاف کس طرح ہو گیا۔ ع

گفت زانکہ مصطفیٰ دست و دہاں — بس بمالید اندریں دستر خواں

حضورؐ اس دستر خوان سے اپنا روئے مبارک پونچھا کرتے تھے۔ ان کی برکت سے آگ سے محفوظ رہا۔

جائزہ :- مذکورہ بالا سطور میں ہم نے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستّر (۷۰) کے قریب معجزات، پیش گوئیاں بشارات، برکات، فیوضات، اثرات اور روحانیات کے نشانات پیش کئے ہیں۔ اور ان سے بہت زیادہ کو ترک کر دیا ہے۔

اگرچہ ہم انبیاء کا باہم مقابلہ درست نہیں سمجھتے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ تاریخ مذاہب میں کسی دوسرے بانیٔ مذہب کو وہ مقام نصیب نہیں ہوا۔ جو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔ اور اس کی وجہ پادری فنڈر نے خود بتائی ہے۔ کہ "چونکہ آنحضرتؐ خاتم النبیین تھے۔ تمام انبیاؑ میں تبدرگ ترین تھے۔ آپؐ کا الہام سب سے افضل تھا۔ اور آپؐ کا پیغام تمام بنی آدم کے لئے تھا۔

اس لئے اس عظیم الشان دعوے کی تائید کے لئے ضروری تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معجزات دکھاتے" اور یہ سب کچھ اللہ کے اذن اور مرضی سے ہوا۔ کیونکہ جس عظیم نبی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نوع انسان کی قیادت اور ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ ضروری تھا کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت، نصرت اور نشانات کثیر تعداد میں ہوتے۔

پھر یہی نہیں کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء تھے اور آپؐ کے بعد کوئی شخص نبوت کے دعوے کے ساتھ پھلا پھولا نہیں۔ اور نہ کوئی ایسی کتاب نازل ہوئی۔ جو قرآن کی طرح جامع۔ مکمل ہدایت اور ہر دلعزیز ہو۔ کہ ہر لمحہ دنیا کے کونے کونے میں شب و روز پڑھی

جاتی ہو۔ بلکہ آپ نے عملی لحاظ سے ایسا عظیم انقلاب پیدا کیا۔ جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اور آپؐ کی کامیابی کا یہ عالم تھا۔ کہ آپؐ نے زندگی ہی میں عربوں کو شرک و توہمات کی تاریکی سے نکال کر توحید کی روشنی بخشی۔ مجلسی اونچ نیچ کو ختم کر کے حریت، مساوات اور اخوت کی دنیا بسائی۔ اور عرب و عجم۔ گورے۔ کالے۔ امیر و غریب کی بنا پر امتیازات کو کچل ڈالا۔ پھر مجلسی خرابیوں مثلاً شراب، زنا۔ چوری، بدعہدی۔ بددیانتی۔ ناانصافی۔ حق تلفی۔ جور و تشدد کو یکسر مٹا دیا۔ اور آج مغربی دنیا اپنی تمام کوششوں اور وسائل کے باوجود ایک شراب نوشی کو ختم کرنے سے عاجز ہے۔ جب کہ زبانِ رسالت سے حرمتِ شراب کے الفاظ سن کر جدی پشتی شرابیوں نے شراب گلیوں میں بہا دی اور برتن توڑ ڈالے۔

لیکن یہ بے نظیر کارنامے اور لازوال کامیابیاں صرف ان پادریوں کو نظر نہیں آتیں۔ جو دنیا میں ابلیس کے مشن کی تکمیل میں اللہ کے واحد سچے دینِ اسلام، دنیا کے عظیم اور فتح یاب رسولؐ اور وحدت و اخوت کے یکتا علم بردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن چراغ کو اپنی نابکار پھونکوں سے بجھانے میں مصروف ہیں۔ لیکن دنیا یاد رکھے کہ آفتابِ رشد و ہدایت دنیا کی ظلمت کو ضیاء و نور میں بدلنے کے لئے آیا ہے وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا۔

آفتابش را زوالے نیست، نیست
منکرِ او را کمالے نیست، نیست